

Journal of Religion & Society (JRS)

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: [3006-1296](#) Online ISSN: [3006-130X](#)

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)

The Philosophical Foundations, Definitions, and Categories of Human Rights: An International and Islamic Perspective

انسانی حقوق کی فکری بنیادیں، تعریفات اور اقسام: ایک بین الاقوامی و اسلامی تناظر

Muhammad Aslam Rabbani

Assistant Professor, Govt. Graduate College Daska

rabbanimuhammadaslam@gmail.com

Dr. Imtiaz Ahmad

Associate Professor, Department of Social Sciences, Grand Asian University, Sialkot

imtiazahmed010@gmail.com

Dr Wajid Irshad

Gift University, Gujranwala

wajid.babber018@gmail.com

ABSTRACT

Human nature, intellect, and social evolution have consistently sought principles that ensure the dignity, freedom, equality, and justice of the individual. Although the concept of human rights emerged in modern terminology particularly in Europe during the seventeenth and eighteenth centuries, its roots are deeply embedded in human nature and divine teachings. Greek philosophers, Roman jurists, and later Western thinkers such as John Locke, Jean-Jacques Rousseau, and Thomas Hobbes laid down the philosophical foundations of human rights through rational discourse. In contrast, the Islamic tradition has acknowledged the concept of human rights since its inception, grounding it in divine revelation, prophethood, and the Shariah. The Universal Declaration of Human Rights (1948) by the United Nations presented a global framework in which all individuals were recognized as equal bearers of rights regardless of race, color, religion, or gender. However, the understanding of human rights embodied in this document reflects a particular historical, cultural, and philosophical context—primarily based on secular Western thought. Conversely, in Islamic teachings, human rights are not only viewed as natural but also as divinely bestowed, with their foundations firmly rooted in the Qur'an, the Sunnah, and the era of the Rightly Guided Caliphs. The Cairo Declaration on Human Rights in Islam (1990) introduced this vision within a comprehensive Islamic framework that emphasizes the balance between the individual, society, and the Creator. This paper aims to critically examine the philosophical foundations of human rights from

both international and Islamic perspectives, present scholarly definitions, and provide a detailed overview of their various categories. In doing so, it will also highlight the intellectual and practical differences between Western and Islamic conceptions of rights, with the objective of contributing a balanced, inclusive, and academically grounded perspective to the global discourse on human rights.

Keywords: Philosophical Foundations, Human Rights, Comprehensive, Framework Islamic Perspective.

انسانی حقوق کا تصور انسانی تاریخ کا ایک ایسا موضوع ہے جو قدیم تہذیبوں سے لے کر جدید بین الاقوامی نظام تک فکر و عمل کے مختلف مراحل سے گزرا ہے۔ انسان کی فطرت، عقل، اور معاشرتی ارتقاء نے ہمیشہ ایسے اصولوں کی تلاش کی ہے جو فرد کی حرمت، آزادی، مساوات اور عدل کو یقینی بنائیں۔ اگرچہ انسانی حقوق کا تصور جدید اصطلاح میں خاص طور پر یورپ میں سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں پروان چڑھا، تاہم اس کی جڑیں انسانی فطرت اور الہی تعلیمات میں گہرائی سے پیوست ہیں۔ یونانی فلسفیوں، رومی قانون دانوں، اور بعد ازاں مغربی مفکرین جیسے جان لاک، ٹاں ٹاک روسو اور تھامس ہابز نے انسانی حقوق کی فکری بنیادوں کو عقلی استدلال کے ساتھ پیش کیا، جب کہ اسلامی فکر میں یہ تصور وحی، نبوت اور شریعت کی صورت میں ابتدا ہی سے موجود رہا۔ اقوام متحدہ کی 1948ء کی Universal Declaration of Human Rights نے انسانی حقوق کو ایک عالمی ضابطہ کار کی شکل دی، جس میں ہر انسان کو بلا امتیاز رنگ، نسل، مذہب اور جنس کے مساوی حقوق کا حامل قرار دیا گیا۔ تاہم اس دستاویز میں انسانی حقوق کا جو تصور پیش کیا گیا وہ ایک خاص تاریخی، تہذیبی اور فلسفیانہ پس منظر کا عکاس ہے، جو بالعموم مغربی سیکولر فکر پر مبنی ہے۔ اس کے مقابل، اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق نہ صرف فطری بلکہ الہی عطیہ تصور کیے جاتے ہیں، جن کی بنیاد قرآن، سنت اور خلفائے راشدین کے عہد میں واضح طور پر نظر آتی ہے۔ اسلامی اعلامیہ برائے انسانی حقوق (قاہرہ، 1990ء) نے اس تصور کو ایک جامع اسلامی فریم ورک میں متعارف کروایا جو کہ فرد، معاشرہ، اور رب کے درمیان توازن کو بنیاد بناتا ہے۔ اس میں انسانی حقوق کی فکری بنیادوں کا بین الاقوامی اور اسلامی تناظر میں تجزیہ کیا جائے گا، ان کی علمی تعریفات پیش کی جائیں گی، اور ان کی اقسام کا مفصل جائزہ لیا جائے گا۔ اس عمل کے دوران اسلامی اور مغربی تصور حقوق کے درمیان فکری و عملی فرق کو بھی واضح کیا جائے گا تاکہ انسانی حقوق کے عالمی مباحثے میں ایک معتدل، جامع اور علمی نکتہ نظر سامنے لایا جاسکے۔

حق کا معنی و مفہوم

”حق“ عربی زبان کا ایک نہایت اہم اور وسیع مفہوم رکھنے والا لفظ ہے جسے قرآن مجید میں مختلف تناظرات اور مقامات پر استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے معانی میں حکمت، صداقت، حقیقت، اور واجبییت جیسے مفہوم شامل ہیں۔ امام راغب اصفہانی نے اپنی مشہور لغت ”مفردات القرآن“ میں اس لفظ کے مختلف پہلوؤں کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ حق کا بنیادی

مفہوم "موافقت" اور "مطابقت" ہے، یعنی کسی شے کا کسی دوسرے شے کے ساتھ مکمل ہم آہنگ ہونا، جیسے دروازے کی چول اس کے گڑھے میں اس طرح فٹ آتی ہے کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے گھومتی رہتی ہے۔ اس معنی کو "حق" کے بنیادی تصور کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے، جہاں ہر چیز اپنے مقام اور اصل کے مطابق ہوتی ہے اور اس کا وجود اپنی جگہ پر مکمل طور پر درست ہوتا ہے۔

امام راغب اصفہانی کے مطابق "حق" کے مختلف معانی

علامہ راغب اصفہانی اپنی کتاب مفردات القرآن میں حق کے مختلف معانی لکھتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ

1. وہ ذات جو حکمت کے تقاضوں کے مطابق اشیاء کو تخلیق کرے: "حق" وہ ذات ہے جو تمام اشیاء کو حکمت کے مطابق پیدا کرتی ہے۔ یعنی ہر چیز کا وجود کسی نہ کسی اعلیٰ حکمت اور مقصد کے تحت ہوتا ہے۔ یہ اللہ کی صفات کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو ہر کام میں حکمت اور مقصد رکھتا ہے۔
2. ہر وہ چیز جو حکمت کے مطابق پیدا کی گئی ہو: اس کا مطلب ہے کہ "حق" وہ سب کچھ ہے جو کسی حکیمانہ اصول یا قانون کے تحت وجود میں آیا ہو۔ یعنی یہ سب کچھ جو ہم دیکھتے ہیں، محسوس کرتے ہیں، اور تجربہ کرتے ہیں، وہ ایک اعلیٰ مقصد اور حکمت کی بنا پر ہے۔
3. کسی چیز کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا جیسے وہ حقیقت میں ہو: "حق" کا مطلب یہ بھی ہے کہ انسان کسی چیز کو حقیقتاً اس کی اصل حالت میں تسلیم کرے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ ہے، وہ ویسا ہی ہے، اور انسان کا عقیدہ یا ایمان اس حقیقت کے مطابق ہو۔ اس کا تعلق صداقت سے ہے، یعنی جو بات یا حقیقت درست ہو، انسان اسے جیسے ہے ویسا ہی مانے۔
4. وہ قول یا عمل جو ویسا ہو جیسا کہ ضروری ہے: "حق" ایک قول یا عمل کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے جو ہمیشہ درست اور ضروری ہوتا ہے۔ یعنی، کوئی بھی قول یا عمل جو اللہ کی رضا، حکمت یا حقیقت کے مطابق ہو، وہ حق کے دائرہ میں آتا ہے۔ اس کے ذریعے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ حقیقت اور ضرورت کے مطابق عمل کرنا ہی درست ہے۔
5. حق، واجب، لازم اور لائق کے معنی میں استعمال ہوتا ہے¹: اس تناظر میں "حق" وہ چیز ہے جو ضروری اور واجب ہے۔ یعنی کوئی بھی شے یا کام جو اللہ کی طرف سے لازم اور ضروری ہو، وہ "حق" کے مفہوم میں آتا ہے۔

¹ اصفہانی، راغب حسین، (2012) مفردات القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ج 1، ص 274

Al-Hussain, Al-Raghib. Mufradat al-Qur'an. Vol. 1, p. 274. Lahore: Zia-ul-Qur'an Publications, 2012.

اس کا مطلب ہے کہ "حق" وہ ہے جو کسی خاص اصول یا حقیقت کے مطابق ہونا ضروری ہے، اور اس کے بغیر کوئی عمل مکمل نہیں ہو سکتا۔

“حق” کا لفظ قرآن مجید میں مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے، اور اس کے معانی کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ یہ اللہ کی حکمت، صداقت، اور ضروریات کی جانب اشارہ کرتا ہے، اور اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ہر شے کا وجود ایک مقصد اور حکمت کے تحت ہوتا ہے۔ جب "حق" کے تمام معانی کو مد نظر رکھا جائے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر عمل، قول، اور عقیدہ جو اللہ کی رضا اور حکمت کے مطابق ہو، وہ حق ہے۔

امام رازی کی تفسیر کبیر میں حق کا مفہوم

امام رازی نے اپنی مشہور تفسیر "تفسیر کبیر" میں "حق" کے مفہوم کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

"الثابت الذي لا يسوع انكاره"²

یعنی وہ حقیقت جو ثابت ہو چکی ہو اور جس کا انکار کرنا ممکن نہ ہو۔

اس عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حق ایک ایسی حقیقت ہے جو کسی شک و شبہ سے آزاد ہوتی ہے، اور اس کا حقیقت میں موجود ہونا کسی بھی قسم کے اعتراض یا رد سے محفوظ ہوتا ہے۔ یہ بیان اس بات کی جانب اشارہ کرتا ہے کہ "حق" وہ ثابت شدہ حقیقت ہے جسے رد کرنا یا انکار کرنا ممکن نہیں ہے۔

ابن منظور کی لغت میں حق کا مفہوم

ابن منظور نے اپنی مشہور لغت "لسان العرب" میں حق کے بارے میں بیان کیا ہے کہ:

"الحق نقیض الباطل"³

یعنی "حق" دراصل "باطل" کے برعکس ہے۔

اس تعریف سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حق اور باطل ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ حق وہ چیز ہے جو سچائی پر مبنی ہو اور جس میں کوئی جھوٹ یا غلطی نہ ہو، جبکہ باطل وہ ہے جو حقیقت کے مخالف یا جھوٹ پر مبنی ہو۔

وہب زہیلی کی تعریف

² رازی، فخر الدین محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین ابن علی التیمی، التفسیر الکبیر، مکتبہ علوم اسلامیہ، لاہور، 2012ء، ج 1، ص 23

Al-Razi, Fakhr al-Din Muhammad ibn Umar ibn al-Hasan ibn al-Husayn ibn Ali al-Taymi. Al-Tafsir al-Kabir. Vol. 1, p. 23. Lahore: Maktabah Uloom-e-Islamia, 2012.

³ ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2014ء، ص 128

Ibn Manzur, Muhammad ibn Makram. Lisan al-‘Arab. p. 128. Lahore: Maktabah Rehmaniyyah, 2014.

دور حاضر کے معروف شامی فقیہ وہبہ زہیلی نے "حق" کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے:

"الحق هو مصلحة مستحقة شرعاً"⁴

یعنی "حق" وہ مصلحت ہے جس کا انسان شریعت کے مطابق مستحق ہوتا ہے۔

اس تعریف سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ حق دراصل وہ فائدہ یا مفاد ہے جس کا انسان قانونی یا شرعی طور پر حق دار ہوتا ہے۔ یہ کسی فرد یا جماعت کے لیے وہ چیز ہے جو شریعت کی روشنی میں اس کا حق قرار پاتی ہے۔

انگریزی زبان میں حق کا مفہوم

انگریزی زبان میں "حق" کے لیے "Right" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ انگریزی لغات میں "Right" کے مختلف معانی بیان کیے گئے ہیں، جن میں اہم ترین درج ذیل ہیں:

"Morally good. Justified, Acceptable, True or Correct as a fact, Just, Honourable, A moral or legal entitlement to have or do something. That which is consonant with equity. Justifiable claim on legal or moral grounds to have or obtain something or to act in a certain way."⁵

"اخلاقی طور پر اچھا۔ منطقی طور پر درست، قابل قبول، حقیقت کے طور پر سچ یا درست، منصفانہ، عزت دار، کسی چیز کو حاصل کرنے یا کرنے کا اخلاقی یا قانونی حق۔ وہ جو انصاف کے اصولوں کے مطابق ہو۔ قانونی یا اخلاقی بنیادوں پر کسی چیز کو حاصل کرنے یا کسی خاص طریقے سے عمل کرنے کا جواز پیش کرتا ہو حق۔"

یہ تمام تعریفیں "حق" کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہیں، جن میں اخلاقی، قانونی، اور انصاف کے تمام پہلو شامل ہیں۔ ان تعریفوں کے ذریعے یہ ثابت ہوتا ہے کہ "حق" صرف ایک سچائی یا حقیقت کا نام نہیں بلکہ یہ ایک اخلاقی، قانونی، اور معاشرتی حیثیت بھی رکھتا ہے۔

قانونی اصولوں میں "حق" کی تعریف

انسان کی زندگی کا بیشتر حصہ حقوق و فرائض کے متقاضی ہوتا ہے، اور ہر پہلو میں یہ دونوں عناصر اپنے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ معاشرتی زندگی کے مختلف مراحل اور ذمہ داریوں کی تکمیل میں حقوق اور فرائض کا عمل دخل لازمی ہوتا

⁴ الدکتور، وہبہ زہیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار اشاعت اردو بازار، لاہور، 2018، ص 98

Al-Zuhayli, Wahbah. Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu. Lahore: Dar-e-Isha'at, Urdu Bazar, 2018, p. 98.

⁵ 18Car. E.H. In UNESCO (Ed) Human Rights, Bomments and Interpretations, P. 19-23. Columbia University Press, New York, 1949

ہے۔ جب انسان اس دنیا میں آتا ہے، تو ابتدائی طور پر وہ انتہائی کمزور اور محتاج ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں والدین اور معاشرہ اپنے اپنے فرض کے مطابق اس کی حفاظت اور ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔

نومولود بچے کی دیکھ بھال اور پرورش والدین اور معاشرتی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ یہ نہ صرف اخلاقی فرض ہے بلکہ قانونی ذمہ داری بھی ہے۔ بچے پر بھی اخلاقی فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے والدین اور خاندان کے بزرگوں کی عزت کرے اور ان کی ہدایات پر عمل کرے تاکہ اس کی تربیت ایک بہتر اور معیاری طریقے سے ہو سکے۔ جیسے جیسے بچہ بڑا ہوتا ہے، اس کا دائرہ اثر خاندان سے نکل کر پورے معاشرتی نظام تک پھیلتا ہے۔ ایک منظم معاشرہ بنانے اور اس کی فعالیت کو بہتر بنانے کے لیے اخلاقی اور قانونی قواعد و ضوابط کا نفاذ ضروری ہے۔ اس طرح اخلاقی حقوق کے ساتھ ساتھ قانونی حقوق بھی وجود میں آتے ہیں، جو افراد کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔

انسان کی زندگی کے مختلف مراحل میں، خصوصاً بچپن میں، والدین اور معاشرہ کی ذمہ داریوں کے ذریعے انسان کے حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے۔ جیسے جیسے انسان بڑا ہوتا ہے، اس کی ذمہ داریاں اور حقوق بھی بڑھتے ہیں، اور یہ حقوق صرف اخلاقی نہیں بلکہ قانونی بھی ہوتے ہیں۔ ماہرین قانون نے "حق" کی مختلف تعریفیں دی ہیں، جن میں اسے فرد کی صلاحیت یا معاشرتی قوت سے منسلک کیا گیا ہے، جو دوسرے فرد کے افعال پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، "حق" کو قانون کی طرف سے تسلیم شدہ دعویٰ اور حکومتی تحفظ بھی بتایا گیا ہے۔

قانونی ماہرین نے "حق" (Right) کی مختلف تعریفیں پیش کی ہیں۔ معروف ماہر قانون T.E. Holland کے مطابق "حق" کسی فرد کی ایسی صلاحیت کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے وہ دوسرے فرد کے افعال پر اثر انداز ہو سکتا ہے، لیکن یہ صلاحیت فرد کی ذاتی طاقت سے نہیں، بلکہ معاشرتی رائے اور قوت سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرہ اور اس کی طاقت افراد پر اتنا اثر ڈالتی ہیں کہ وہ اپنے اعمال کو اس طرح اختیار کریں کہ دوسروں کے قانونی اور اخلاقی تقاضے پورے ہوں۔

"A right generally, as 'one man's capacity of influencing the acts of another, by means, not of his own strength, but of opinion or the force of society'."⁶

"حق عام طور پر 'ایک فرد کی ایسی صلاحیت ہے جس سے وہ دوسرے فرد کے اعمال پر اثر انداز ہو سکتا ہے، لیکن یہ صلاحیت اس کی ذاتی طاقت کے بجائے معاشرتی رائے یا طاقت سے حاصل ہوتی ہے۔"

جان ڈلے کی تعریف

⁶ T.E. Holland, Elements of Jurisprudence, Modern age Publisng Society, 2015, p:82

جان ڈلے اپنی کتاب میں ماہر قانون مارٹن (Rex Martin) کے حوالے سے "حق" کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حق وہ دعویٰ ہے جو قانون تسلیم کرتا ہے اور جس کو حکومت نافذ کرتی ہے۔

"The right is the claim as recognized in law and maintained by governmental action."⁷

"حق وہ دعویٰ ہے جو قانون میں تسلیم کیا گیا ہے اور جس کو حکومتی اقدامات

کے ذریعے برقرار رکھا جاتا ہے۔"

یہ تمام تعریفیں اور اصول اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ "حق" نہ صرف ایک اخلاقی اصول ہے بلکہ یہ قانونی اور معاشرتی طاقتوں کے زیر اثر بھی ہوتا ہے، جو افراد کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔

مسلمان فقیہ عبدالرزاق اسھوری کا "حق" پر نظریہ

مسلمان فقیہ عبدالرزاق اسھوری نے "حق" کو ایک قیمتی مصلحت کے طور پر بیان کیا ہے، جو قانون کی طاقت سے نافذ کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا:

"الحق مصلحة ذات قيمة مالية يحميها القانون"⁸

حق وہ قیمتی مصلحت ہے جس کی حمایت قانون کرتا ہے

اس بیان کا مقصد یہ ہے کہ "حق" صرف ایک قانونی ضرورت نہیں بلکہ ایک قیمتی مفاد ہے جس کا تحفظ اور نفاذ قانون کے ذریعے ہوتا ہے۔

انگلش قانونی ماہر سالمنڈ کا "حق" پر نظریہ

انگلستان کے معروف قانون دان سالمنڈ نے "حق" کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے:

"A right is an interest recognized and protected by a rule of law, It is an interest, respect for which is a duty, and the disregard of which is a wrong."⁹

حق ایک ایسا مفاد ہے جسے قانون کا اصول تسلیم کرتا ہے اور اس کا تحفظ کرتا ہے، یہ ایسا

مفاد ہے جس کا احترام فرض ہے اور جس کی بے حرمتی ناجائز ہے

⁷ Gandhi, M. In UNESCO (Ed) Human Rights, Bomments and Interpretations, P.18, Columbia University Press, New York, 1949

⁸ اسھودی، عبدالراق، مصادر الحق فی الفقہ الاسلامی، دار لکتب، بیروت، ص 231

Al-Samhudi, Abd al-Razzaq. Masadir al-Haqq fi al-Fiqh al-Islami. Beirut: Dar al-Kutub, p. 231

⁹ Car. E.H. In UNESCO (Ed) Human Rights, Bomments and Interpretations, P. 19-23. Columbia University Press, New York, 1949

اس تعریف سے یہ واضح ہوتا ہے کہ "حق" ایک قانونی مفاد ہے جس کا احترام معاشرتی ذمہ داری بن جاتا ہے، اور اس کی خلاف ورزی کو غلط سمجھا جاتا ہے۔

حقوق اور فرائض کا تعلق

حقوق اور فرائض ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، اور ان کا تعلق ایک دوسرے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر، میرے لیے یہ حق ہے کہ میری جان اور مال کا تحفظ کیا جائے، اور یہ معاشرتی ذمہ داری ہے کہ میرے حقوق کا احترام کیا جائے۔ تاہم، میرے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ میں دوسروں کی جان اور مال کے لیے نقصان کا باعث نہ بنوں۔

T.E. Holland نے اس اصول کی وضاحت کچھ یوں کی:

"It indicates the fourfold relation between (1) The subject or person who has the right, or the 'Person entitled'; (2) The person who has the corresponding duty, or 'the person obliged'; (3) The object over which the right is exercised; and (4) The act of forbearance which is exacted."¹⁰

یہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ حقوق اور فرائض کے درمیان چار جہتیں ہوتی ہیں:

- (1) وہ شخص جو حق رکھتا ہے، یا حق دار
- (2) وہ شخص جس پر اس کا متناسب فرض ہوتا ہے، یا مجبور
- (3) وہ شے جس پر حق استعمال کیا جا رہا ہے
- (4) وہ عمل جو روکا جاتا ہے۔

تھامس پلین کا "حقوق اور فرائض" پر نظریہ

تھامس پلین، اٹھارویں صدی کا ایک اہم سیاسی مفکر اور بنیادی انسانی حقوق کا فلسفی تھا، جس کی تخلیقات نے یورپ اور امریکہ میں انسانی حقوق کے بارے میں شعور بیدار کیا۔ تھامس پلین نے حقوق و فرائض کے تعلق پر یہ کہا:

"A declaration of rights is, by reciprocity, a declaration of duties also. Whatever is my right as a man is also the right of another; and it becomes my duty to guarantee as well as to possess."¹¹

¹⁰ T.E. Holland, Elements of Jurisprudence, Modern age Publising Society, 2015, p:88

¹¹ Thomas Paine, Rights of Man, Oxford Press, 2009, P: 76

حقوق کا اعلان دراصل فرائض کا اعلان بھی ہوتا ہے۔ جو چیز میرے حق کے طور پر ہے، وہ دوسروں کے لیے بھی حق ہے، اور یہ میرا فرض ہے کہ میں دوسروں کے حقوق کی ضمانت بھی دوں جیسا کہ اپنے حق کو حاصل کرتا ہوں۔

یہ بیان اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ جہاں فرد کے حقوق کی بات کی جاتی ہے، وہاں اس کے فرائض کی اہمیت بھی اتنی ہی ہوتی ہے۔ اس کے مطابق، حقوق صرف فرد کے لیے نہیں ہیں، بلکہ یہ دوسروں کے لیے بھی ہیں، اور ان کا تحفظ بھی ضروری ہے۔

مہاتما گاندھی کا حقوق اور فرائض کے تعلق پر نظریہ

مہاتما گاندھی نے یہ موقف اپنایا کہ حقوق کو اس وقت تک اہمیت نہیں دی جاسکتی جب تک کہ ان کے ساتھ فرائض کی تکمیل نہ کی جائے۔ ان کا کہنا تھا:

"حقوق کو متعلقہ فرائض کی بجا آوری کے ساتھ منسلک ہونا چاہیے یعنی جہاں حقوق کا تقاضا کیا جاتا ہے وہاں فرائض کو بھی پورا کرنا ضروری ہے۔"¹²

E.H. Carr کا نقطہ نظر

ایچ. کار نے یہ خیال پیش کیا کہ فرائض حقوق کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ان کے مطابق، اگر افراد اپنے فرائض ادا نہیں کرتے، تو ریاست بھی ان کے حقوق کی حفاظت نہیں کر سکتی۔ ان کا کہنا تھا:

"اگر افراد معاشرہ اپنے فرائض ادا نہیں کریں گے تو ریاست حقوق کا اہتمام نہیں کر پائے گی۔"¹³

مختلف قانون دانوں اور مفکرین کے نظریات جو "حق" اور "فرائض" کے درمیان تعلق کو واضح کرتے ہیں ان میں عبدالرزاق اسٹھوری، سالمنڈ، T.E. Holland، تھامس پلین، مہاتما گاندھی، اور ایچ. کار جیسے ماہرین نے اس بات پر زور دیا کہ حقوق کا استعمال تب تک ممکن نہیں جب تک فرائض کی تکمیل نہ کی جائے۔ ان تمام نظریات کا مقصد یہ ہے کہ حقوق اور فرائض ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، اور ان کا احترام دونوں طرف سے ضروری ہے۔

انسانی حقوق کی تعریف

انسانی حقوق وہ بنیادی حقوق اور آزادی ہیں جو ہر انسان کو محض اس کے انسان ہونے کے ناطے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ حقوق کسی بھی رنگ، نسل، مذہب، زبان، جنس، قومیت یا سماجی حیثیت کے بغیر دیے جاتے ہیں اور ان کا مقصد ہر فرد کی زندگی، آزادی، اور وقار کا تحفظ ہے۔ انسانی حقوق اس اصول پر مبنی ہیں کہ ہر انسان اپنی فطرت میں آزاد، مساوی اور

¹² Gandhi, M. In UNESCO (Ed) Human Rights, Bomments and Interpretations, P.18, Columbia University Press, New York, 1949

¹³ Car. E.H. In UNESCO (Ed) Human Rights, Bomments and Interpretations, P. 19-23. Columbia University Press, New York, 1949

عزت کا حقدار ہے۔ یہ حقوق کسی بھی حکومت، ادارے یا معاشرتی نظام کی طرف سے عطا نہیں کیے جاتے بلکہ یہ انسان کی پیدائش سے ہی اسے حاصل ہو جاتے ہیں۔ انسانی حقوق کا مقصد انصاف، مساوات اور آزادی کو یقینی بنانا ہے تاکہ ہر فرد اپنی زندگی خوشحالی اور امن کے ساتھ بسر کر سکے۔

انسانی حقوق تمام انسانوں کے لیے ہیں، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطے سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہ حقوق کسی بھی شخص یا حکومت کے ذریعے ختم یا معطل نہیں کیے جاسکتے۔ یہ حقوق انسان کے وجود کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور کسی خاص شرط یا حالات سے مشروط نہیں ہیں۔ انسانی حقوق تمام افراد کو برابر فراہم کیے جاتے ہیں، کسی بھی قسم کی تفریق روا نہیں رکھی جاسکتی۔ انسانی حقوق کا بنیادی مقصد انسان کی زندگی اور وقار کا تحفظ، آزادی اور مساوات کو یقینی بنانا ہے تاکہ دنیا میں ہر انسان کو انصاف اور امن کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع مل سکے۔ یہ حقوق انسانیت کے لیے مشترکہ اثاثہ ہیں اور ان کا احترام ہر شخص اور ہر ریاست پر واجب ہے۔

انسانی حقوق وہ حقوق ہیں جو ہر انسان کو بغیر کسی تفریق کے ملتے ہیں۔ یہ حقوق جینیوا کنونشنز، اقوام متحدہ کے چارٹر، اور دیگر عالمی معاہدوں کے تحت محفوظ ہیں۔ انسانی حقوق میں فرد کو اپنی زندگی کے بارے میں آزادانہ فیصلے کرنے کی آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اس میں آزادی رائے، آزادی اجتماع، آزادی مذہب اور آزادی اظہار شامل ہیں۔ ہر انسان کو مساوات اور وقار کا حق حاصل ہے۔ کسی بھی فرد کو ان کی نسل، مذہب، جنس، زبان، یا سیاسی افکار کی بنیاد پر امتیاز نہیں برتا جاسکتا۔ ہر انسان کو اپنی زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے اور یہ حقوق اس وقت تک محفوظ رہیں گے جب تک کہ کسی انسان نے ان کے خلاف کوئی سنگین جرم نہ کیا ہو۔ قتل یا اذیت دینے کی کارروائیاں انسانی حقوق کی خلاف ورزی سمجھی جاتی ہیں۔ ہر فرد کو عدلیہ کی طرف سے انصاف ملنا چاہیے اور اگر وہ کسی جرم کا شکار ہے تو اسے قانون کے مطابق انصاف ملنا چاہیے۔ انصاف کا حصول اور دفاع ایک لازمی حق ہے۔ ہر انسان کا حق ہے کہ وہ مناسب خوراک، پناہ گاہ، اور تعلیم حاصل کرے۔ یہ حقوق انسانوں کی بقا اور ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ انسانی حقوق میں وہ حقوق بھی شامل ہیں جو فرد کی معاشی اور سماجی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہیں، جیسے کہ روزگار کا حق، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، اور معاشی تحفظ۔

انسانی حقوق کی اہمیت

انسانی حقوق کی اہمیت کو سمجھنا اس بات کو تسلیم کرنے میں مضمر ہے کہ ہر انسان کو بنیادی طور پر آزادی، وقار، مساوات اور تحفظ حاصل ہے، جو اس کی ذاتی ترقی اور خوشحال زندگی کے لیے ضروری ہے۔ انسانی حقوق ایک عالمی تصور ہے جس کا مقصد ہر فرد کو ان کے حقوق سے آگاہی دینا اور ان حقوق کی حفاظت کرنا ہے، تاکہ وہ آزادانہ، پر امن، اور باوقار زندگی گزار سکیں۔ انسانی حقوق کی اہمیت مختلف سطحوں پر واضح ہوتی ہے، جن میں ذاتی، سماجی، قانونی، معاشی اور بین الاقوامی سطح شامل ہیں۔ انسانی حقوق کا سب سے بنیادی پہلو فرد کی ذاتی آزادی اور وقار کا تحفظ ہے۔ ہر انسان کو اپنی زندگی کے فیصلے

کرنے کا حق حاصل ہے، بشمول اس کے عقائد، زبان، اور رہن سہن کے طریقوں کے بارے میں۔ یہ حقوق فرد کو کسی بھی قسم کے جبر، ظلم یا غیر مناسب سلوک سے بچاتے ہیں، اور ان کا مقصد ہر انسان کو اپنی زندگی گزارنے کا حق دینا ہے۔ آزادی رائے، مذہب، اجتماع اور تعلیم انسان کو انفرادی طور پر ترقی کرنے اور اپنی ذاتی زندگی کو بہتر بنانے کی اجازت دیتے ہیں۔

انسانی حقوق کے تحفظ سے سماج میں استحکام آتا ہے کیونکہ جب افراد کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں، تو وہ اس میں تعاون کرتے ہیں اور معاشرتی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ یہ حقوق تشدد، ظلم، یا انتقامی اقدامات کی روک تھام کرتے ہیں، جو سماج میں انتشار اور عدم استحکام کا باعث بنتے ہیں۔ اگر ایک حکومت اپنے شہریوں کے حقوق کا احترام کرتی ہے، تو شہریوں میں اعتماد بڑھتا ہے، جو کہ معاشرتی ہم آہنگی اور امن کا باعث بنتا ہے۔ انسانی حقوق کے ذریعے افراد کو قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ عالمی سطح پر مختلف معاہدے، جیسے اقوام متحدہ کا "یونیورسل ڈیکلیریشن آف ہیومن رائٹس" اور مختلف بین الاقوامی معاہدے، ان حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ افراد کو حکومتوں اور طاقتور اداروں سے ظلم و جبر سے بچانے کے لیے اہم قانونی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اگر کوئی فرد اپنے حقوق کی خلاف ورزی پر قانونی طور پر کارروائی کرنا چاہے تو اسے قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے، جیسے کہ نسلی یا جنسی امتیاز کے خلاف مقدمہ چلانا۔

انسانی حقوق فرد کو معاشی ترقی کے لیے ایک مناسب ماحول فراہم کرتے ہیں۔ جب افراد کو تعلیم، صحت کی سہولتیں اور روزگار کے مواقع میسر آتے ہیں تو وہ نہ صرف اپنی ذاتی زندگی بہتر بناتے ہیں بلکہ معاشرتی سطح پر بھی اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالتے ہیں۔ اس طرح انسانی حقوق کا تحفظ مجموعی طور پر ایک ملک کی معیشت کو بھی مستحکم کرتا ہے۔ جب خواتین کو مساوی مواقع فراہم کیے جاتے ہیں، تو وہ اپنی صلاحیتوں کو بھرپور طریقے سے استعمال کر سکتی ہیں، جو کہ نہ صرف ان کی ذاتی ترقی کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے، بلکہ پوری معیشت میں بہتری لاتا ہے۔

انسانی حقوق کا مقصد ہر فرد کو یکساں انصاف فراہم کرنا ہے، چاہے ان کا تعلق کسی بھی مذہب، نسل، جنس، یا سیاسی افکار سے ہو۔ یہ اصول دنیا بھر میں عدم مساوات، ظلم اور نسل پرستی کے خاتمے کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ سے معاشرتی تقسیم اور امتیازی سلوک کو کم کیا جاسکتا ہے۔ نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے لیے عالمی سطح پر کیے گئے اقدامات جیسے سیول رائٹس موومنٹ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہر فرد کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔ انسانی حقوق انسانوں کی کرامت اور عزت کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ حقوق انسانوں کو ذاتی احترام، عزت اور عزت نفس کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق دیتے ہیں۔ انسان کی کرامت کو نظر انداز کرنا نہ صرف فرد کی ذاتی حیثیت کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ پورے سماج میں اخلاقی تنزلی کا سبب بھی بنتا ہے۔ تشدد، استحصال، یا غلامی جیسے اقدامات انسانی کرامت کے خلاف ہیں، اور انسانی حقوق ان کے خلاف تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

انسانی حقوق بین الاقوامی سطح پر دنیا کے مختلف ممالک میں ایک مشترکہ اصول کے طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں۔ یہ حقوق نہ صرف ملکوں کے اندر بلکہ عالمی سطح پر بھی تعاون، ہم آہنگی اور امن کو فروغ دیتے ہیں۔ جب تمام ممالک ان حقوق کو تسلیم کرتے ہیں، تو یہ عالمی سطح پر تنازعات کو کم کرنے اور انسانوں کے درمیان ہم آہنگی بڑھانے کا باعث بنتا ہے۔ عالمی سطح پر ہونے والے انسان دوستانہ امدادی پروگرامز اور جنگوں کے دوران انسانی حقوق کے تحفظ کے معاہدے ایسے اقدامات ہیں جو بین الاقوامی سطح پر ہم آہنگی کی علامت ہیں۔ انسانی حقوق عالمی سطح پر ایک اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہیں، جو دنیا کے ہر انسان کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہیں۔ جب ایک ملک یا حکومت ان حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہے، تو بین الاقوامی تنظیمیں جیسے اقوام متحدہ اس کے خلاف کارروائی کرتی ہیں۔ اقوام متحدہ کے امن مشن اور انسانی حقوق کے خصوصی نمائندے عالمی سطح پر ان حقوق کے تحفظ کے لیے کام کرتے ہیں، اور حکومتوں کو اس کے تحت جوابدہ بناتے ہیں۔

انسانی حقوق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ نہ صرف ہر فرد کی آزادی، وقار اور مساوات کی ضمانت دیتے ہیں، بلکہ یہ عالمی امن، معاشرتی ترقی، اور اقتصادی خوشحالی کا ایک اہم ستون ہیں۔ ان حقوق کا تحفظ انسانیت کے لیے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے ہر فرد کو بہتر، آزاد اور باوقار زندگی گزارنے کا موقع ملتا ہے۔ اس کے ذریعے معاشرتی مسائل اور عالمی تنازعات کا حل بھی ممکن ہوتا ہے، جو کہ عالمی سطح پر امن اور ہم آہنگی کے قیام کے لیے ضروری ہے۔

بنیادی انسانی حقوق

بنیادی انسانی حقوق وہ حقوق ہیں جو ہر فرد کو اس کی انسانیت کی حیثیت سے حاصل ہیں، اور یہ حقوق اس کی فطری ضرورتوں اور تحفظات کو پورا کرنے کے لیے اہم ہیں۔ یہ حقوق انسان کی عزت و احترام کی ضمانت ہیں اور معاشرت میں فرد کے مقام کو محفوظ کرتے ہیں۔ بنیادی انسانی حقوق کسی بھی تفریق کے بغیر، یعنی نسل، رنگ، جنس، مذہب، زبان، یا قومیت کے لحاظ سے، تمام انسانوں کو یکساں طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ ان حقوق کا مقصد انسان کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے اور ان کی حفاظت عالمی سطح پر ریاستوں اور مختلف اداروں کی ذمہ داری بنتی ہے۔ یہ حقوق انسان کی بنیادی آزادیوں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں اور یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہر فرد کو برابری کے اصولوں کے تحت وہ حقوق حاصل ہیں جو اس کی فطری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ ان حقوق کا بنیادی مقصد انسان کے انسانی مقام کی حفاظت کرنا اور اس کی جسمانی، ذہنی اور روحانی فلاح کو یقینی بنانا ہے۔¹⁴

بنیادی انسانی حقوق کی اصطلاح پہلی بار دنیا بھر میں اس وقت زور پکڑنے لگی جب دوسری جنگ عظیم کے بعد عالمی سطح پر انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے مختلف ادارے تشکیل دیے گئے۔ اس کے بعد 1948 میں اقوام متحدہ نے "اعلان حقوق

¹⁴ قادری، محمد طاہر، اسلام میں انسانی حقوق کا بنیادی تصور، منہاج پبلیکیشنز، 2022، ص 65

انسان (Universal Declaration of Human Rights) "کو منظور کیا، جس میں ان حقوق کی تفصیل فراہم کی گئی جو ہر انسان کو ان کی انسانیت کی حیثیت سے حاصل ہونے چاہئیں۔ یہ حقوق تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف اقوام اور ثقافتوں کے قانون یا روایات میں پائے گئے، لیکن ان کی باضابطہ تعریف اور عالمی سطح پر تسلیمیت جنگ عظیم دوم کے بعد ہوئی۔ اس میں یہ اصول شامل کیے گئے کہ ان حقوق کا تعلق انسان کی فطرت سے ہے، اور ان میں کوئی بھی فرد تفریق کا شکار نہیں ہو سکتا۔

فطری حقوق کا تصور

بنیادی انسانی حقوق کو فطری حقوق بھی کہا جاتا ہے، اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حقوق ہر انسان کو اس کی پیدائش کے ساتھ ہی حاصل ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی بیرونی عنصر، جیسے مذہب، نسل، یا قومیت، دخل نہیں ہوتا۔ فطری حقوق انسان کی فطرت کا حصہ ہیں اور ان کا تعلق انسان کی ذاتی آزادی، برابری، اور جسمانی تحفظ سے ہے۔ یہ حقوق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ انسان اپنے شعور، عقل، اور احساسات کی بنیاد پر زندگی گزارنے کا حق رکھتا ہے۔ انسانی فطرت کے مطابق، اسے اپنی زندگی میں آزادی، تحفظ، اور عزت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان حقوق میں زندگی کا حق، آزادی کا حق، عدلیہ تک رسائی، جسمانی تحفظ جیسے حقوق شامل ہیں

انسانی حقوق کا مقصد

ان حقوق کا مقصد انسان کی عزت و احترام کی حفاظت کرنا اور اس کی ذاتی آزادی کو یقینی بنانا ہے۔ یہ حقوق انسان کو ایک بہتر زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں، جہاں وہ اپنی فطری ضروریات کو پورا کر سکے، اپنے حقوق کی حفاظت کر سکے، اور اپنی آزادی کی حدود میں زندگی گزار سکے۔ انسانی حقوق کا مقصد برابری، آزادی، انصاف، اور انسانی عزت کا تحفظ کرنا ہے۔ بنیادی انسانی حقوق ایک ایسے بنیادی نظام کی تشکیل ہیں جو ہر انسان کے لیے مساوات، آزادی اور انصاف کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ یہ حقوق انسان کے فطری حقوق ہیں جو اسے انسان ہونے کے ناطے حاصل ہیں اور ان کا احترام کرنا تمام معاشرتوں کی ذمہ داری ہے۔ ان حقوق کی حفاظت کرنے اور ان کی تعلیم دینے سے ہم ایک ایسے معاشرتی نظام کی تعمیر کر سکتے ہیں جہاں ہر انسان کو انصاف، برابری، اور آزادی حاصل ہو۔ ان حقوق کی عالمی سطح پر پذیرائی اور ان کی خلاف ورزیوں کی روک تھام کے لیے دنیا بھر میں مختلف تنظیمیں اور عالمی ادارے کام کر رہے ہیں تاکہ انسان کی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جاسکے اور ہر فرد کو اس کے حقوق فراہم کیے جاسکیں۔

فطری حقوق کا تاریخی ارتقاء

فطری حقوق ایک ایسا تصور ہے جو انسانوں کی ابتدائی تاریخ سے جڑا ہوا ہے، اور یہ بنیادی طور پر انسان کی پیدائش سے اس کی زندگی میں شامل ہوتے ہیں۔ ماہرین سیاسیات اور انسانی حقوق کے مطابق، یہ حقوق وہ ہیں جو ہر انسان کو بغیر کسی تفریق

کے، صرف انسان ہونے کی بنیاد پر حاصل ہوتے ہیں۔ ان حقوق کی نوعیت یا ان کا تصور وقت کے ساتھ تبدیل ہو سکتا ہے، لیکن ان کی بنیاد ہمیشہ یکساں رہی ہے۔ فطری حقوق انسانی فطرت کا حصہ ہیں اور ان کا تعلق انسان کے بنیادی فلاحی حقوق سے ہے، جن میں زندگی کا حق، آزادی کا حق اور ذاتی تحفظ شامل ہیں۔¹⁵

تاریخی طور پر، فطری حقوق کا تصور انسانوں کے معاشرتی ارتقاء کے ساتھ ساتھ فروغ پایا۔ جب انسان نے ابتدائی طور پر خانہ بدوش زندگی گزارنی شروع کی تھی اور اپنی ضروریات کے لیے اجتماعی زندگی کی طرف قدم بڑھایا، تو اس کے ساتھ ہی ان حقوق کا تصور بھی نیا تھا۔ اس دور میں حقوق کا تصور اس قدر واضح نہیں تھا جتنا آج ہمیں سمجھ میں آتا ہے، لیکن انسان کا معاشرتی نظام میں قدم رکھنے کے ساتھ ہی یہ حقوق ابھر کر سامنے آنے لگے۔ یہ حقوق صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی انسان کی زندگی کا حصہ بن گئے تھے۔

انسانی حقوق کا تصور اور دستور

انسانی حقوق کا جدید تصور اس وقت واضح ہوا جب انسانوں نے اپنی زندگیوں کو تنظیم دی اور قوانین و اصولوں کو وضع کیا۔ ان حقوق کو "بنیادی حقوق" یا "Fundamental Rights" کہا جاتا ہے کیونکہ یہ حقوق کسی بھی انسان کے لیے ریاست کے دستور یا آئین کے تحت فراہم کیے جاتے ہیں، اور یہ دستور کسی بھی ملک کا بنیادی قانون ہوتا ہے۔ اس بات کا مطلب ہے کہ ان حقوق کی ضمانت دستوری سطح پر دی جاتی ہے، اور ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان حقوق کی حفاظت کرے اور ان کے خلاف کسی قسم کی زیادتی نہ ہونے دے۔

دستور میں ان حقوق کی تفصیل دی جاتی ہے تاکہ ہر فرد ان حقوق کو تسلیم کرے اور ان پر عمل درآمد کر سکے۔ ان حقوق کی ضمانت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ہر فرد اپنی زندگی کو آزاد، محفوظ، اور احترام کے ساتھ گزار سکے، چاہے وہ کسی بھی قوم، نسل یا مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ انسانوں کے فطری حقوق کی شناخت اور ان کی حفاظت کا تصور ریاستی قانون کے تحت اس لیے عمل میں لایا گیا تاکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں انصاف، آزادی اور مساوات کو برقرار رکھا جاسکے۔¹⁶

فطری حقوق اور ریاستی ذمہ داریاں

¹⁵ قادری، محمد طاہر، اسلام میں انسانی حقوق، منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2022، ص 66

Qadri, Muhammad Tahir. The Fundamental Concept of Human Rights in Islam. Lahore: Minhaj Publications, 2022, p. 66

¹⁶ عمری، سید جلال الدین، اسلام انسانی حقوق کا پاسبان، اسلامک پبلیکیشنز، 2016، ص 80

Umri, Syed Jalaluddin. Islam: Protector of Human Rights. Lahore: Islamic Publications, 2016, p. 80.

انسانی حقوق کو "فطری" حقوق کہا جاتا ہے کیونکہ یہ حقوق ہر انسان کو اس کی پیدائش کے ساتھ ہی حاصل ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق انسان کی فطرت سے ہوتا ہے، اور یہ کسی بیرونی معاشرتی یا ثقافتی حدود میں نہیں آتے۔ اس طرح، انسانی حقوق کو ریاست کی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے تاکہ ہر فرد کو اس کے حقوق کا تحفظ حاصل ہو اور اس کے خلاف کسی بھی قسم کی زیادتی نہ کی جائے۔ یہ حقوق نہ صرف فرد کے تحفظ کی ضمانت دیتے ہیں بلکہ ان کی بنیاد انسان کی فطری آزادی اور عزت پر بھی رکھی گئی ہے۔ اس لیے ہر انسان کو ان حقوق کی حفاظت کی ضمانت قانون کے ذریعے دی جاتی ہے، اور ریاست کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس کی نگرانی کرے اور اس پر عمل درآمد کرائے۔ اس کے ذریعے انسانوں کو ان کے بنیادی حقوق حاصل ہوتے ہیں جو ان کی فطری حیثیت کا حصہ ہیں۔

انسانی حقوق کا تصور ایک تاریخی ارتقاء کا حصہ ہے جو مختلف ادوار میں مختلف معاشرتوں میں موجود رہا ہے۔ آج بھی دنیا بھر میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے عالمی سطح پر اقدامات کیے جا رہے ہیں، اور ان حقوق کے تسلیم ہونے کے بعد، ان کی حفاظت ایک عالمی ذمہ داری بن چکی ہے۔ اس بات کا عہد کیا جا رہا ہے کہ دنیا بھر میں انسانی حقوق کا احترام کیا جائے اور ہر فرد کو اس کے حقوق کی مکمل حفاظت فراہم کی جائے، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں رہتا ہو۔ یہ حقیقت اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ فطری حقوق نہ صرف انسانی فطرت کا حصہ ہیں، بلکہ یہ انفرادی آزادی، عزت اور معاشرتی انصاف کے لیے بھی اہم ہیں۔ ان حقوق کا تحفظ اور ان کی ضمانت دینا ہر ریاست اور عالمی معاشرے کا فرض ہے تاکہ انسانی زندگی کو بہتر اور محفوظ بنایا جاسکے۔

"The historical evolution of visions of international human rights that continues to this day started centuries ago with efforts attempting to address these difficult and universal questions. It began as soon as men and women abandoned their nomadic existence and settled in organized society, long before anyone had ever heard of the more recent expression 'Human Rights,' or before nations-states negotiated specific international treaties."¹⁷

"بین الاقوامی انسانی حقوق کے تصورات کی تاریخی ترقی جو آج تک جاری ہے، صدیوں پہلے شروع ہوئی تھی جب انسانوں نے ان مشکل اور عالمگیر سوالات کو حل کرنے کی کوشش کی۔ یہ اس وقت شروع ہوا جب مرد اور عورتوں نے خانہ بدوش زندگی ترک کر کے منظم معاشروں میں سکونت اختیار کی، بہت پہلے کہ کسی نے 'انسانی حقوق' جیسے حالیہ

¹⁷ Stace, W.T, A Critical History of Greek Philosophy. The Stoics. Macmillan and Co. Ltd., 1962•P122

اظہار کو سنا ہو، یا اس سے بھی پہلے کہ قوموں نے مخصوص بین الاقوامی معاہدوں پر مذاکرات کیے ہوں۔"

انسانی حقوق کی اقسام

انسانی حقوق کی مختلف اقسام کو عمومی طور پر مختلف شعبوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، جن میں فرد کی ذاتی آزادی سے لے کر معاشرتی، ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی حقوق شامل ہیں۔ انسانی حقوق کی اقسام درج ذیل ہے:

1. ذاتی اور شہری حقوق
2. معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق
3. گروہی حقوق
4. حقوق نسواں
5. پناہ گزینی اور مہاجرین کے حقوق
6. اقتصادی حقوق
7. قومی حقوق
8. انسداد تشدد کے حقوق

ذاتی اور شہری حقوق

ذاتی اور شہری حقوق وہ حقوق ہیں جو افراد کی ذاتی آزادی، کرامت، اور تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔ یہ حقوق حکومتوں کو اس بات سے روکتے ہیں کہ وہ فرد کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کی خلاف ورزی کریں۔ ذاتی اور شہری حقوق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ افراد کو حکومتی طاقت کے غلط استعمال سے محفوظ رکھتے ہیں اور ان کی آزادی کو برقرار رکھتے ہیں۔ زندگی کا حق سب سے بنیادی انسانی حق ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے، اور کسی بھی فرد کو زندگی سے محروم نہیں کیا جاسکتا، سوائے اس کے جب یہ کسی قانونی عمل کے تحت ہو۔ آزادی اظہار ایک بنیادی حق ہے جس کے تحت افراد کو اپنے خیالات، رائے، اور نظریات کو آزادانہ طور پر ظاہر کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس حق کے تحت فرد کو کسی بھی موضوع پر بغیر کسی خوف یا روک ٹوک کے اپنی رائے کا اظہار کرنے کی آزادی ہے۔ آزادی اجتماع کا مطلب ہے کہ افراد کو امن و سکون کے ساتھ عوامی طور پر اکٹھا ہونے، مظاہروں، احتجاجات یا اجتماعات میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے، بشرطیکہ وہ پر امن ہوں۔¹⁸

¹⁸ حافظ، راشد علی محمدی، حقوق انسانیت اسلام کی نظر میں، مکتبہ قادریہ، 2010ء، ص 99

مذہب یا عقیدہ کی آزادی ہر فرد کو اپنی مذہبی عقائد اختیار کرنے، ان پر عمل کرنے، یا کسی بھی مذہب کو ترک کرنے کا حق دیتی ہے۔ آزادی رائے کا حق ہر فرد کو اپنی رائے بنانے اور اسے ظاہر کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے وہ حکومت، معاشرتی مسائل یا کسی اور موضوع پر ہو۔

عزت نفس کی حفاظت

یہ حق اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کسی بھی فرد کو جسمانی یا ذہنی تشدد، اذیت یا غیر انسانی سلوک کا سامنا نہ ہو۔ اس میں تشدد، اذیت، یا ذلت آمیز سلوک کے خلاف تحفظ شامل ہے۔

مثال: کسی فرد کو گرفتاری کے دوران تشدد یا غیر انسانی سلوک کا نشانہ نہیں بنایا جاسکتا، اور اس کے حقوق کی مکمل حفاظت کی جانی چاہیے۔

7. عدلیہ کی حفاظت (Right to a Fair Trial)

یہ حق ہر فرد کو ایک منصفانہ اور غیر جانبدارانہ مقدمے کی سماعت کا حق دیتا ہے۔ اس میں فرد کو مناسب دفاع فراہم کرنا، غیر جانبدار جج کی موجودگی، اور مقدمے کی شفافیت کو یقینی بنانا شامل ہے۔

مثال: اگر کسی پر جرم کا الزام عائد کیا جاتا ہے، تو اس کے پاس یہ حق ہوتا ہے کہ وہ خود کو عدالت میں دفاع کرے اور اسے انصاف کے تقاضوں کے مطابق انصاف ملے۔

8. صوابدیدی گرفتاری سے تحفظ (Protection from Arbitrary Arrest)

یہ حق فرد کو بلا جواز گرفتاری یا قید سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ کسی کو بغیر کسی قانونی بنیاد یا عدلیہ کے حکم کے گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔

مثال: کسی فرد کو بغیر کسی وجہ کے گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کسی کو گرفتار کیا جائے تو اس کے پاس یہ حق ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف الزامات کو جان سکے اور اسے قانونی طریقہ کار کے تحت عدالت میں پیش کیا جائے۔

9. انتخاب کا حق (Right to Participate in Government)

یہ حق شہریوں کو اپنے حکومتی اداروں میں حصہ لینے اور اپنے نمائندوں کا انتخاب کرنے کا حق فراہم کرتا ہے۔ یہ حق ایک جمہوری معاشرے کی بنیاد ہوتا ہے۔

مثال: ہر بالغ شہری کو انتخاب میں حصہ لینے کا حق ہوتا ہے، چاہے وہ کسی سیاسی جماعت کے ساتھ تعلق رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، وہ اپنے ووٹ کا حق استعمال کر کے اپنے منتخب نمائندوں کو چننے میں آزاد ہے۔

یہ تمام ذاتی اور شہری حقوق انسانوں کو بنیادی آزادیوں اور تحفظات فراہم کرتے ہیں، جو ایک آزاد اور منصفانہ معاشرے کے قیام کے لیے ضروری ہیں۔ ان حقوق کی موجودگی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ افراد کو ان کی انسانی کرامت، آزادی، اور تحفظ کے حوالے سے کوئی خطرہ نہ ہو۔¹⁹

معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق (Economic, Social, and Cultural Rights) وہ حقوق ہیں جو افراد کو ان کے معاشی، سماجی اور ثقافتی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں ضروری وسائل اور سہولتیں فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ ایک بہتر، محفوظ اور باوقار زندگی گزار سکیں۔ یہ حقوق اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ہر شخص کو معیاری زندگی گزارنے کے لئے ضروری بنیادی وسائل اور سہولتیں دستیاب ہوں۔

یہ حقوق زیادہ تر عوامی سطح پر حکومت کی ذمہ داری ہیں اور یہ یقینی بناتے ہیں کہ ہر فرد کے پاس زندگی کی ضروریات تک رسائی ہو۔ ان حقوق کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. تعلیم کا حق (Right to Education)

تعلیم کا حق ہر فرد کو اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اسے تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے گا، چاہے وہ کسی بھی علاقے یا سماجی حیثیت سے تعلق رکھتا ہو۔ یہ حق کسی بھی فرد کو تعلیم سے محروم نہیں ہونے دیتا اور تمام افراد کو بنیادی تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

مثال: تمام بچے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اسکول جانے کے حق دار ہیں۔ حکومتیں اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ تمام بچوں کو اسکول کی تعلیم مفت اور لازمی فراہم کی جائے۔

2. صحت کی دیکھ بھال کا حق (Right to Health Care)

صحت کی دیکھ بھال کا حق ہر شخص کو صحت کے شعبے میں مناسب خدمات تک رسائی کی ضمانت دیتا ہے۔ اس میں بنیادی صحت کی خدمات، علاج معالجہ، بیماریوں کی روک تھام، اور ایمر جنسی علاج شامل ہیں۔

مثال: ہر شہری کو صحت کی خدمات تک رسائی حاصل ہونی چاہیے، جیسے کہ ہسپتالوں میں علاج، ویکسینیشن، اور صحت کے معیار کے مطابق سروسز۔

¹⁹ ابوعمار زاہد الرشیدی، اسلام اور انسانی حقوق اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے تناظر میں، ناشر، الشریعہ

اکادمی، گوجرانوالہ، 2017ء، ص 141

Abu Ammar Zahid al-Rashdi. Islam and Human Rights in the Context of the United Nations Universal Declaration. Gujranwala: Al-Shariah Academy, 2017, p. 141

3. ملازمت کا حق (Right to Work)

ملازمت کا حق افراد کو ایک مناسب اور قانونی کام حاصل کرنے کا حق دیتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق کام کرنے کا موقع ملے تاکہ وہ اپنے لیے بہتر زندگی گزار سکے۔
مثال: کسی شخص کو اپنی مرضی کی نوکری حاصل کرنے کا حق ہوتا ہے، اور اس میں کسی بھی قسم کی تفریق یا امتیاز (جیسے نسل، جنس، یا مذہب) کا سامنا نہیں کرنا چاہیے۔

4. مساوی اجرت کا حق (Right to Equal Pay for Equal Work)

یہ حق اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام افراد کو یکساں کام کے لئے یکساں اجرت ملے، چاہے ان کی جنس، نسل یا دیگر ذاتی خصوصیات کچھ بھی ہوں۔
مثال: ایک ہی کام کرنے والے مرد اور عورت کو یکساں تنخواہ ملنی چاہیے۔ اس حق کی بدولت ملازمت کے مواقع میں مساوات اور انصاف قائم ہوتا ہے۔

5. گزر بسر کے لیے مناسب وسائل (Right to an Adequate Standard of Living)

اس حق کا مقصد افراد کو مناسب زندگی گزارنے کے لیے ضروری وسائل فراہم کرنا ہے۔ اس میں خوراک، پناہ، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، اور دیگر بنیادی سہولتیں شامل ہیں جو ایک شخص کی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہیں۔
مثال: ہر فرد کو اپنی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مناسب آمدنی، پناہ گاہ، اور خوراک کی رسائی ہونی چاہیے تاکہ وہ ایک معیاری زندگی گزار سکے۔

6. کھانا اور پانی تک رسائی (Right to Food and Water)

کھانے اور پینے کے پانی کا حق ہر فرد کو یہ حق فراہم کرتا ہے کہ وہ صحت مند غذا اور صاف پانی تک رسائی حاصل کرے۔ یہ حق انسانی زندگی کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔
مثال: حکومتوں کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ تمام افراد کے پاس غذائی اجزاء کی فراہمی اور صاف پانی کی رسائی ہو تاکہ وہ صحت مند زندگی گزار سکیں۔

7. پناہ گاہ کا حق (Right to Housing)

پناہ گاہ کا حق افراد کو مناسب رہائش فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص کو گھریلو رہائش سہولت ملے تاکہ وہ جسمانی طور پر محفوظ اور آرام دہ زندگی گزار سکے۔
مثال: تمام افراد کو اپنی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک محفوظ اور مناسب پناہ گاہ ملنی چاہیے۔ یہ حق بے گھری کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے اہم ہے۔

8. ثقافت میں حصہ لینے کا حق (Right to Participate in Cultural Life)

یہ حق ہر فرد کو اپنی ثقافت میں حصہ لینے، ثقافتی سرگرمیوں میں شرکت کرنے، اور اپنی ثقافتی شناخت کو فروغ دینے کا حق دیتا ہے۔ یہ حق ثقافتی آزادی اور تخلیقی اظہار کی آزادی کا ضامن ہوتا ہے۔
مثال: افراد کو اپنے مذہبی، ثقافتی یا فنون کی تقریبات میں حصہ لینے کا حق ہوتا ہے، چاہے وہ گانے، رقص، فنون یا دیگر ثقافتی رسومات میں شامل ہوں۔

معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق انسانی زندگی کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اہم ہیں اور ان کا مقصد ہر فرد کو مناسب معیار کی زندگی گزارنے کا موقع دینا ہے۔ ان حقوق کی حفاظت نہ صرف فرد کی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ ایک متوازن اور انصاف پر مبنی معاشرے کے قیام کی بنیاد بھی فراہم کرتے ہیں۔ ان حقوق کی فراہمی حکومتوں کی ذمہ داری ہوتی ہے، جو اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ ہر فرد کو ان حقوق کا فائدہ ملے اور وہ ایک محفوظ، صحت مند، اور خوشحال زندگی گزار سکے۔

گروہی حقوق (Collective Rights) وہ حقوق ہیں جو کسی گروہ، قوم، یا کمیونٹی کے افراد کے اجتماعی تحفظ، ترقی اور فلاح کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔ یہ حقوق اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ مختلف اقلیتی گروپوں، خاص طور پر وہ جو اکثریتی گروپوں سے مختلف ہوتے ہیں، اپنے بنیادی حقوق اور وسائل تک رسائی حاصل کریں اور ان کے تحفظ کی ضمانت دی جائے۔ گروہی حقوق فرد کی سطح سے آگے بڑھ کر اس بات کی حفاظت کرتے ہیں کہ مختلف گروہ اپنے ثقافتی، مذہبی، نسلی، یا دیگر مشترکہ شناختوں کی بنیاد پر آزادانہ زندگی گزار سکیں۔ ان حقوق کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. نسلی اقلیتی گروپوں کا حق (Rights of Racial and Ethnic Minorities)

نسلی اور ثقافتی اقلیتی گروپوں کو وہ حقوق حاصل ہیں جو ان کے نسلی، ثقافتی، یا لسانی تشخص کی حفاظت اور فروغ کے لیے ضروری ہیں۔ یہ حقوق اقلیتی گروپوں کو مساوات کی بنیاد پر اپنے نظریات اور ثقافت کو برقرار رکھنے کی آزادی فراہم کرتے ہیں۔

مثال: نسلی اقلیتی گروپوں کو اپنے مذہب، زبان، اور ثقافت کو آزادانہ طور پر اپنانے اور اس کی حفاظت کرنے کا حق حاصل ہے۔ مثال کے طور پر، ایک نسلی اقلیتی گروہ کو اپنے تہوار منانے اور اپنی زبان میں تعلیم حاصل کرنے کا حق ہوتا ہے۔

2. خواتین کے حقوق (Women's Rights)

خواتین کے حقوق ایسے حقوق ہیں جو خواتین کو ان کے بنیادی حقوق اور مساوات فراہم کرتے ہیں۔ یہ حقوق خواتین کی حفاظت کرتے ہیں اور انہیں مختلف اقسام کی امتیازی سلوک اور ظلم و ستم سے بچاتے ہیں۔ خواتین کو مساوی حقوق، مواقع، اور تحفظ فراہم کرنا ہر معاشرتی اور قانونی نظام کی ذمہ داری ہوتی ہے۔²⁰

مثال: خواتین کو تعلیم حاصل کرنے، کام کرنے، اور جسمانی و ذہنی طور پر خود مختار رہنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ ساتھ ہی انہیں وراثت، جائیداد، اور سیاست میں مساوی طور پر حصہ لینے کا حق بھی ہے۔

3. مذہبی اقلیتی گروپوں کے حقوق (Rights of Religious Minorities)

مذہبی اقلیتی گروپوں کے حقوق وہ حقوق ہیں جو اقلیتی مذاہب کے پیروکاروں کو اپنے مذہب کی آزادی اور اس پر عمل کرنے کا حق دیتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو اپنی مذہبی سرگرمیاں انجام دینے، عبادت کرنے اور اپنی مذہبی علامات کو ظاہر کرنے کی آزادی حاصل ہو۔

مثال: مسلمانوں، عیسائیوں یا کسی اور اقلیتی مذہب کے پیروکاروں کو اپنے عبادات کے مقام میں عبادت کرنے اور مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ انہیں کسی بھی قسم کی مذہبی جبر یا امتیاز کا سامنا نہیں ہونا چاہیے۔

4. بچوں کے حقوق (Children's Rights)

بچوں کے حقوق وہ حقوق ہیں جو بچوں کو ان کی صحت، حفاظت، تعلیم اور ترقی کے لیے فراہم کیے جاتے ہیں۔ بچوں کے حقوق کی بنیاد اقوام متحدہ کے کنونشن برائے بچوں کے حقوق (Convention on the Rights of the Child) پر ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کو بنیادی ضروریات، تحفظ اور یکساں مواقع فراہم کیے جائیں۔

مثال: بچوں کو تعلیم حاصل کرنے، صحت کی دیکھ بھال، اور حفاظت سے متعلق حقوق فراہم کیے جاتے ہیں۔ انہیں جسمانی، ذہنی، اور جذباتی طور پر تشدد یا استحصال سے بچانے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

²⁰ عمری، سید جلال الدین، اسلام میں عورتوں کے حقوق، اسلامک پبلیکیشنز، 2016، ص 90

5. مخصوص اقوام اور قوموں کے حقوق (Rights of Indigenous Peoples and Nations)

مخصوص اقوام اور قوموں کے حقوق وہ حقوق ہیں جو مقامی یا انڈین اقوام کو ان کی زمینوں، ثقافت، اور روایات کی حفاظت کے لیے دیے جاتے ہیں۔ یہ اقوام اپنی ثقافتی شناخت اور زمینوں پر قابض ہونے کا حق رکھتی ہیں۔ ان حقوق کا مقصد ان گروپوں کو اپنی زبان، ثقافت، اور روایات کی حفاظت فراہم کرنا ہے۔²¹

مثال: مقامی اقوام کو اپنی زمینوں پر خود مختاری کا حق حاصل ہوتا ہے، تاکہ وہ اپنی ثقافتی سرگرمیاں، قدرتی وسائل، اور معاشی خود مختاری کا تحفظ کر سکیں۔ انہیں اپنے سیاسی، اقتصادی اور سماجی معاملات میں فیصلے کرنے کی آزادی دی جاتی ہے۔ گروہی حقوق انفرادی حقوق کے علاوہ کمیونٹی، گروہ، یا قوم کی سطح پر حقوق کی ضمانت دیتے ہیں تاکہ ان گروپوں کو مناسب وسائل، تحفظ اور ترقی کے مواقع ملیں۔ ان حقوق کے تحفظ سے گروہ یا اقلیتوں کو کسی قسم کے جبر یا امتیاز سے بچایا جاسکتا ہے، اور ان کے ثقافتی، سماجی، اور اقتصادی ترقی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ گروہی حقوق کی حفاظت بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق کے اہم ترین اصولوں میں سے ہے، جو سماجی انصاف، مساوات، اور امن کو فروغ دینے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ ماحولیاتی حقوق وہ حقوق ہیں جو انسانوں کو ایک صاف، صحت مند اور محفوظ ماحول میں زندگی گزارنے کا حق فراہم کرتے ہیں۔ ان حقوق کا مقصد یہ ہے کہ لوگ قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے ماحول کو آلودگی، نقصان یا استحصال سے بچا سکیں اور ان کی زندگی کی معیار بہتر ہو۔ ماحولیاتی حقوق کا تعلق انسان کے ماحول کے ساتھ متوازی ترقی سے ہے، جو ایک پائیدار مستقبل کی بنیاد ہے۔

1. صاف ماحول میں زندگی گزارنے کا حق (Right to a Healthy Environment)

صاف ماحول میں زندگی گزارنے کا حق انسانوں کو یہ حق فراہم کرتا ہے کہ وہ ایک ایسے ماحول میں زندگی گزاریں جو صحت، فلاح اور خوشحالی کے لیے سازگار ہو۔ صاف ماحول کا مطلب ہے کہ پانی، ہوا اور زمین کے وسائل آلودگی سے پاک ہوں تاکہ انسانوں کو صحت کے مسائل کا سامنا نہ ہو اور قدرتی وسائل کا استحصال کم سے کم ہو۔

تفصیل:

- ایک صحت مند ماحول میں رہنا انسانی بنیادی ضروریات کے مطابق ہے کیونکہ صاف ہوا، پانی، اور آلودگی سے آزاد ماحول انسان کی جسمانی و ذہنی صحت کے لیے ضروری ہیں۔

²¹ عمری، سید جلال الدین، اسلام میں خدمت خلق کا تصور، اسلامک ریسرچ اکیڈمی، کراچی، 2009، ص 28

Umri, Syed Jalaluddin. The Concept of Public Service in Islam. Karachi: Islamic Research Academy, 2009, p. 28.

- ماحول کی صفائی کے اقدامات میں فیکٹریوں اور گاڑیوں سے نکلنے والی فضائی آلودگی کو کم کرنا، پانی میں موجود کیمیائی مادوں کو قابو کرنا، اور قدرتی وسائل کا پائیدار طریقے سے استعمال شامل ہے۔
- حکومتوں اور بین الاقوامی تنظیموں کا فرض ہے کہ وہ ماحولیاتی تحفظ کے لیے پالیسیوں اور قوانین کی تشکیل کریں تاکہ صاف اور صحت مند ماحول فراہم کیا جاسکے۔

2. قدرتی وسائل کی تحفظ کا حق (Right to Protection of Natural Resources)

قدرتی وسائل کی تحفظ کا حق اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ قدرتی وسائل جیسے پانی، ہوا، زمین، معدنیات، اور جنگلات کا تحفظ کیا جائے تاکہ ان کا استحصال نہ ہو اور یہ وسائل انسانوں اور دیگر جانداروں کے لیے پائیدار طریقے سے دستیاب رہیں۔

تفصیل:

- قدرتی وسائل کا تحفظ صرف انسانوں کی ضروریات کے لیے نہیں بلکہ ماحول میں توازن برقرار رکھنے کے لیے بھی ضروری ہے۔
- اس حق کے تحت، انسانوں کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ ان قدرتی وسائل کا استعمال اپنے فائدے کے لیے کریں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کا تحفظ اور بحالی بھی ضروری ہے۔
- زمین کی کھیتی، جنگلات کی کٹائی، پانی کے وسائل کا استعمال، اور معدنیات کے ذخائر کا استحصال ان سب کو پائیدار طریقے سے کیا جانا چاہیے تاکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی یہ وسائل دستیاب ہوں۔

3. آلودگی کی روک تھام (Right to Protection from Pollution)

آلودگی کی روک تھام کا حق انسانوں کو آلودگی سے بچانے کے لیے قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں اور دیگر جانداروں کی صحت پر آلودگی کے اثرات کو کم کیا جائے، اور قدرتی ماحول کی تیزی سے تباہی کو روکا جائے۔

تفصیل:

- آلودگی کی مختلف اقسام ہیں جیسے فضائی آلودگی، پانی کی آلودگی، صوتی آلودگی، اور مٹی کی آلودگی۔ ان سب کے اثرات انسانوں کی صحت پر منفی پڑ سکتے ہیں، اور ان کا ماحول پر اثر زیادہ ہوتا ہے۔
- فضائی آلودگی سے سانس کی بیماریوں، دل کی بیماریوں، اور کینسر جیسے مسائل بڑھتے ہیں۔ اسی طرح پانی کی آلودگی سے مختلف امراض پھلتے ہیں جیسے ہیضہ اور اسہال۔
- آلودگی کو روکنے کے لیے حکومتوں کو سخت قوانین بنانی چاہیے جو فیکٹریوں، گاڑیوں اور دیگر صنعتی سرگرمیوں سے ہونے والی آلودگی کو قابو کریں۔

• اس حق کے تحت، عوام کو بھی اپنی صحت کے لیے صاف پانی، ہوا اور کھانا فراہم کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔

ماحولیاتی حقوق کی اہمیت:

ماحولیاتی حقوق انسانی حقوق کی ایک اہم شق ہیں کیونکہ یہ نہ صرف فرد کی زندگی کی بنیاد پر بلکہ مجموعی طور پر تمام جانداروں کے لیے ایک صاف، محفوظ اور صحت مند ماحول کو یقینی بناتے ہیں۔ جب لوگ اپنے ماحول میں آلودگی اور قدرتی وسائل کے استحصال سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، تو وہ خود کو، اپنے خاندانوں کو اور پورے معاشرتی نظام کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ماحولیاتی حقوق کا تحفظ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہمیں صحت مند ماحول میں رہنے کا حق ملے اور ہمارے آنے والے نسلوں کو بھی ان ہی وسائل تک رسائی حاصل ہو، جو آج ہمیں میسر ہیں۔ یہ حقوق بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ہیں، اور اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے ان حقوق کے فروغ اور تحفظ کے لیے کام کر رہے ہیں تاکہ تمام افراد کو ایک صاف اور محفوظ ماحول میں زندگی گزارنے کا موقع مل سکے۔²²

حقوق نسواں وہ حقوق ہیں جو خواتین کی حفاظت، فلاح، اور مساوات کو یقینی بنانے کے لیے مخصوص کیے جاتے ہیں۔ ان حقوق کا مقصد خواتین کو کسی بھی نوعیت کی امتیازی سلوک، تشدد، اور سماجی، اقتصادی، یا ثقافتی عدم مساوات سے بچانا ہے۔ یہ حقوق خواتین کو اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ ان کو بھی مردوں کے برابر حقوق اور مواقع حاصل ہیں، اور انہیں بھی اپنے فیصلوں میں آزادی اور خود مختاری حاصل ہے۔

1. جنس کی بنیاد پر امتیاز سے تحفظ (Protection from Gender Discrimination)

جنس کی بنیاد پر امتیاز سے تحفظ خواتین کو ہر قسم کے جنسی امتیاز سے بچانے کے لیے اہم ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں خواتین کو مردوں سے کم درجہ دیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں انہیں کم اجرت، کم تعلیمی مواقع، اور مختلف مواقع سے دستبردار کر دیا جاتا ہے۔

تفصیل:

• جنس کی بنیاد پر امتیاز کا مطلب یہ ہے کہ خواتین کو مردوں کے مقابلے میں کم تر سمجھنا یا ان کے حقوق کو نظر انداز کرنا۔

²² خواجہ، عبدالمنعم، انسانی حقوق، اکبر بک سیلر، لاہور، 2009، ص 27

Khawaja, Abdul Muntaqim. Human Rights. Lahore: Akbar Book Seller, 2009, p. 27

- خواتین کے حقوق کی حفاظت کرنے والے قوانین جیسے "پولٹیکل ایکوئلٹی" اور "مساوی اجرت" کا مقصد یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان کسی قسم کا امتیاز نہ ہو۔
- مختلف عالمی ادارے جیسے اقوام متحدہ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل، خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایسے معیارات قائم کرتے ہیں، تاکہ ان کی ترقی اور فلاح کے لیے غیر امتیازی سلوک کو یقینی بنایا جاسکے۔
- خواتین کو ان کی جنس کی بنیاد پر برابری کے حقوق اور مواقع فراہم کرنے کے لیے معاشرتی اور قانونی سطح پر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

2. مساوی تعلیمی مواقع (Right to Equal Educational Opportunities)

مساوی تعلیمی مواقع کا حق خواتین کو تعلیمی اداروں میں بھرپور طریقے سے داخلہ لینے اور علم حاصل کرنے کا حق فراہم کرتا ہے۔ اس کا مقصد خواتین کو مردوں کے برابر تعلیمی مواقع فراہم کرنا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی میں کامیاب اور خود مختار بن سکیں۔

تفصیل:

- خواتین کو تعلیم میں برابر کے مواقع فراہم کرنا ایک اہم جزو ہے کیونکہ تعلیم خواتین کی خود مختاری، معاشی ترقی، اور صحت کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اہم ہے۔
- تعلیمی مواقع میں مساوات کا مطلب ہے کہ خواتین کو اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں داخلے، وظائف، اور دیگر تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا مکمل حق حاصل ہو۔
- تعلیم سے خواتین کو نہ صرف معاشی آزادی حاصل ہوتی ہے بلکہ وہ خاندان، معاشرتی سرگرمیوں اور سیاست میں بھی حصہ لے سکتی ہیں، جس سے ان کی آواز مضبوط ہوتی ہے۔
- عالمی سطح پر دہلی تعلیم فورم اور یونسکو جیسے ادارے مساوی تعلیمی مواقع کے لیے کام کرتے ہیں، تاکہ خواتین کو تعلیم حاصل کرنے میں رکاوٹیں نہ آئیں۔

3. خواتین کے خلاف تشدد سے تحفظ (Protection from Violence Against Women)

خواتین کے خلاف تشدد ایک سنگین عالمی مسئلہ ہے جس میں جسمانی، جنسی، اور ذہنی تشدد شامل ہے۔ اس کا مقصد خواتین کو جسمانی و ذہنی اذیت سے بچانا اور ان کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔

تفصیل:

- خواتین کے خلاف تشدد میں گھریلو تشدد، جنسی ہراسانی، زیادتی، اور دیگر کسی بھی نوعیت کے جسمانی و ذہنی تشدد کو شامل کیا جاتا ہے۔

- عالمی سطح پر اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے مختلف قانون سازی کی جاتی ہے، جیسے کہ پولیس تحفظ اور پناہ گاہیں فراہم کرنا۔
- پلان آف ایکشن جیسے اقدامات سے خواتین کے خلاف تشدد کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے اور قانونی سزائیں عائد کی جاتی ہیں۔
- بیلجیم، کینیڈا، اور بھارت جیسے ممالک نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ خواتین کے خلاف تشدد کے واقعات کی فوری طور پر رپورٹنگ ہو اور ان کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں۔
- اس حق کا مقصد یہ ہے کہ خواتین کو تشدد کے ماحول سے بچا کر ان کی جسمانی و ذہنی حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔

4. خواتین کے لیے اقتصادی خود مختاری (Economic Empowerment for Women)

خواتین کے لیے اقتصادی خود مختاری کا مطلب یہ ہے کہ خواتین کو مالی طور پر آزاد اور خود مختار بنانا تاکہ وہ اپنی زندگی کے فیصلے خود لے سکیں اور ان کا معاشی استحصال نہ ہو۔

تفصیل:

- اقتصادی خود مختاری کے حق کا مقصد خواتین کو کاروبار، ملازمت، اور دیگر اقتصادی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے برابر مواقع فراہم کرنا ہے۔
- یہ حق خواتین کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اپنے خاندان کے مالی فیصلوں میں بھی حصہ لے سکیں اور کسی بھی قسم کی مالی ضروریات کے لیے خود انحصار ہوں۔
- خواتین کی ملازمت اور اجرت میں مساوات کو یقینی بنانے کے لیے مختلف قوانین اور پالیسیز بنائی جاتی ہیں، تاکہ وہ معاشی طور پر آزاد ہو سکیں۔
- خواتین کے لیے اقتصادی خود مختاری کا فائدہ صرف ان کی ذاتی زندگی تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ پورے معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- عالمی سطح پر ورلڈ بینک، آئی ایم ایف اور دیگر ترقیاتی ادارے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ خواتین کو قرضوں، تجارت، اور دیگر اقتصادی منصوبوں میں مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔
- حقوق نسواں کی یہ اقسام عالمی سطح پر خواتین کے لیے بنیادی حقوق کی تشکیل دیتی ہیں، تاکہ وہ برابری کے اصولوں پر اپنے حقوق کا استعمال کر سکیں۔ دنیا بھر میں خواتین کے حقوق کی دفاع کے لیے مختلف قوانین، پالیسیز، اور بین الاقوامی معاہدے ہیں، جو ان کے تحفظ اور ترقی کے لیے کام کرتے ہیں۔

پناہ گزینی اور مہاجرین کے حقوق وہ حقوق ہیں جو ان افراد کے لیے مخصوص ہیں جو اپنی زندگی، آزادی، یا عزت کو خطرے میں پاتے ہیں اور اس وجہ سے اپنے وطن سے ہجرت کرتے ہیں۔ ان حقوق کا مقصد پناہ گزینوں اور مہاجرین کو تحفظ فراہم کرنا ہے تاکہ وہ اپنے نئے ملک میں عزت اور انسانی حقوق کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

1. پناہ حاصل کرنے کا حق (Right to Seek Asylum)

پناہ حاصل کرنے کا حق وہ حق ہے جس کے تحت افراد کو یہ اجازت دی جاتی ہے کہ وہ کسی دوسرے ملک میں پناہ کی درخواست دیں اگر وہ اپنے وطن میں ظلم و ستم، جنگ، یا ظلم کا سامنا کر رہے ہوں۔

تفصیل:

- جب کسی شخص کو اپنے ملک میں زندگی کے لیے خطرہ محسوس ہو، تو وہ کسی دوسرے ملک میں پناہ کی درخواست دے سکتا ہے تاکہ وہاں اس کے حقوق کی حفاظت کی جاسکے۔
- پناہ گزین کنونشن 1951 کے تحت، پناہ گزینوں کو اپنے حقوق کا تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور انہیں دوسرے ملک میں محفوظ پناہ دینے کی ذمہ داری حکومتوں پر عائد کی گئی ہے۔
- پناہ حاصل کرنے کا حق انسانی حقوق کے اہم جزو کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، جس کا مقصد ان افراد کو تحفظ فراہم کرنا ہے جو جنگ یا ظلم و ستم سے بچنے کے لیے اپنے وطن سے فرار ہو گئے ہیں۔
- پناہ کی درخواست کا عمل مختلف ممالک میں مختلف ہو سکتا ہے، تاہم، ہر ملک کو اپنے پناہ گزینوں کو انصاف، تحفظ اور انسانی سلوک فراہم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

2. مناسب رہائش اور امداد (Right to Adequate Housing and Aid)

مناسب رہائش اور امداد کا حق پناہ گزینوں کو مناسب پناہ گاہ، خوراک، طبی دیکھ بھال، اور دیگر بنیادی ضروریات فراہم کرنے کا حق دیتا ہے۔

تفصیل:

- پناہ گزینوں کو مناسب رہائش فراہم کرنا ضروری ہے تاکہ وہ انسانی معیار کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ اس میں عارضی پناہ گاہوں کا انتظام، جیسے پناہ گزین کیمپ یا عارضی پناہ گاہ شامل ہو سکتی ہے۔
- پناہ گزینوں کے لیے معاشی امداد بھی ضروری ہوتی ہے تاکہ وہ معاشرتی اور اقتصادی طور پر خود کو بہتر بنا سکیں۔
- اقوام متحدہ کا پناہ گزین ایجنسی (UNHCR) اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ پناہ گزینوں کو بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں جیسے کہ صاف پانی، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، اور دیگر ضروری امداد۔

- امداد کا مقصد پناہ گزینوں کی زندگی کے معیار کو بہتر بنانا اور انہیں ان کے نئے ماحول میں مکمل طور پر انٹیگریٹ کرنے کی سہولت فراہم کرنا ہے۔

3. ملک بدری کے خلاف تحفظ (Protection from Deportation)

ملک بدری کے خلاف تحفظ پناہ گزینوں اور مہاجرین کو غیر قانونی طور پر اپنے ملک واپس بھیجنے سے تحفظ فراہم کرتا ہے جب تک ان کی زندگی کو حقیقی خطرات لاحق ہوں۔
تفصیل:

- پناہ گزینوں کو اپنے وطن واپس بھیجنا یا ملک بدری کرنا اس وقت ممنوع ہوتا ہے جب ان کے لیے وہاں زندگی خطرے میں ہو، جیسے کہ جنگ، ظلم، یا نسلی صفایا۔
- غیر ملک بدری کے اصول کے تحت، کسی بھی پناہ گزین کو واپس اس ملک میں نہیں بھیجا جاسکتا جہاں ان کی جان، عزت، یا آزادی کو خطرہ ہو۔
- بین الاقوامی قوانین جیسے 1951 پناہ گزین کنونشن اور یورپی کنونشن برائے انسانی حقوق ملک بدری کے خلاف تحفظ فراہم کرتے ہیں، تاکہ پناہ گزینوں کو ان کے حقوق سے محروم نہ کیا جاسکے۔
- پناہ گزین کو صرف اس صورت میں ملک بدری سے بچایا جاسکتا ہے جب ان کے خلاف جرائم کی کوئی ثابت شدہ صورت حال نہ ہو اور انہیں حقیقی خطرہ نہ ہو۔
- پناہ گزینی اور مہاجرین کے حقوق انسانیت کی بنیاد پر فراہم کیے جانے والے وہ حقوق ہیں جو انسانوں کو ان کی حفاظت، فلاح، اور زندگی کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ یہ حقوق عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں اور ان کا مقصد پناہ گزینوں کی انسانی حیثیت اور فلاح کو برقرار رکھنا ہے تاکہ وہ اپنے ملک سے ہجرت کے بعد بھی محفوظ اور عزت دار زندگی گزار سکیں۔
- اقتصادی حقوق وہ حقوق ہیں جو افراد کو زندگی گزارنے کے لیے ضروری وسائل فراہم کرتے ہیں اور انہیں معاشی طور پر خود کفیل بنانے کی اجازت دیتے ہیں۔ ان حقوق کا مقصد یہ ہے کہ ہر شخص کو معاشی وسائل، ترقی، اور کام کے مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ وہ ایک بہتر اور مستحکم زندگی گزار سکیں۔

1. ملازمت کا حق (Right to Work)

ملازمت کا حق وہ بنیادی حق ہے جس کے تحت ہر فرد کو اپنی محنت کے بدلے میں کام کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔
تفصیل:

- ملازمت کا حق ہر فرد کو اپنے روزگار کا انتخاب کرنے، کام کرنے اور اس کے ذریعے اپنی ضروریات پوری کرنے کی آزادی فراہم کرتا ہے۔

- یہ حق نہ صرف روزگار کے حصول کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ ایک ایسے کام کی جگہ پر کام کرنے کا بھی حق دیتا ہے جو شفاف اور غیر امتیازی ہو۔
- اس حق کا مقصد ہے کہ افراد کو کسی بھی امتیازی سلوک یا جانبداری کا سامنا کیے بغیر کام کے مواقع تک رسائی حاصل ہو۔
- اقوام متحدہ کے بین الاقوامی معاہدہ برائے اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق (ICESCR) میں اس حق کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے، جس کے مطابق ہر شخص کو کام کرنے کے مساوی مواقع ملنے چاہئیں۔

2. آئین کے مطابق ترقی کے حق (Right to Economic Development)

آئین کے مطابق ترقی کے حق ہر فرد کو اقتصادی ترقی میں حصہ ڈالنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا حق دیتا ہے۔ یہ حق فرد کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات کی ضمانت دیتا ہے۔

تفصیل:

- یہ حق افراد کو اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ ملک کے اقتصادی ترقی میں حصہ لے سکتے ہیں اور اس ترقی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
- اقتصادی ترقی کا مطلب صرف مالی وسائل کا اضافہ نہیں بلکہ ایک ایسی معیشت کی تخلیق بھی ہے جو افراد کی ضروریات پوری کرے، غربت کم کرے اور معاشرتی خوشحالی کو یقینی بنائے۔
- ترقی کے حق کا مقصد یہ ہے کہ افراد کو معاشی مواقع اور وسائل فراہم کیے جائیں تاکہ وہ اپنی زندگی کے معیار کو بہتر بنا سکیں۔
- یہ حق ترقی کے عمل میں افراد کی بھرپور شرکت کی اجازت دیتا ہے اور معاشی ترقی کی حکمت عملیوں میں ان کے حقوق کو شامل کرنے کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔

3. کام کی جگہ پر انصاف (Right to Fair Working Conditions)

کام کی جگہ پر انصاف کا حق یہ ضمانت دیتا ہے کہ کارکنوں کو اپنے کام کی جگہ پر انصاف، حفاظت، اور مناسب شرائط ملیں۔

تفصیل:

- کام کی جگہ پر انصاف کا حق کارکنوں کو یہ ضمانت دیتا ہے کہ انہیں ان کے کام کے بدلے منصفانہ معاوضہ، محفوظ کام کی حالت، اور بغیر کسی امتیاز کے مناسب ماحول ملے۔
- اس میں کام کے اوقات، دھاندلی سے بچاؤ، ورکر کی حفاظت، اور صحت کے مناسب انتظامات شامل ہیں۔

- کارکنوں کو کام کے دوران اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی تحفظات ملنے چاہئیں، جیسے کہ مساوی اجرت، مرد و خواتین کے لیے یکساں مواقع، اور مناسب چھٹی۔
- اس حق کا مقصد یہ ہے کہ ہر فرد کو کام کی جگہ پر انصاف کا سلوک ملے اور انہیں کسی قسم کے بدسلوکی، زیادتی یا غیر محفوظ کام کی حالت کا سامنا نہ ہو۔
- یہ حقوق مزدوروں کے حقوق کو تحفظ دینے اور انہیں کام کی جگہ پر فلاحی حالات فراہم کرنے کے لیے عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں۔

اقتصادی حقوق افراد کو معاشی طور پر خود مختار بنانے کی ضمانت دیتے ہیں اور انہیں اپنے حقوق کے تحت بہتر زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ ان حقوق کے ذریعے افراد اپنے معاشی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں، مناسب ملازمت حاصل کر سکتے ہیں اور کام کی جگہ پر انصاف اور تحفظ کا بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان حقوق کا تحفظ عالمی سطح پر قانونی طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور مختلف ممالک میں اس پر عمل درآمد کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ ہر فرد کی معاشی فلاح کو یقینی بنایا جاسکے۔²³

قومی حقوق وہ حقوق ہیں جو کسی فرد کو اپنے ملک میں شہری کے طور پر تسلیم کرنے اور اس کے ذریعے ملک میں موجود وسائل، مواقع، اور شہری حقوق سے فائدہ اٹھانے کا حق فراہم کرتے ہیں۔ یہ حقوق فرد کی اس حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ کسی خاص ریاست کا حصہ ہے اور اس ریاست میں اس کی حفاظت، آزادی، اور ترقی کے لیے ذمہ داریاں ہیں۔

1. شہریت کا حق (Right to Nationality)

- شہریت کا حق وہ بنیادی حق ہے جس کے تحت کسی فرد کو کسی خاص ملک میں ایک شہری کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور اس ملک کے تمام شہری حقوق حاصل ہوتے ہیں۔
- شہریت ایک فرد کو اپنے ملک میں قانونی طور پر تسلیم کرتی ہے اور اسے ملک کے تمام شہری حقوق، تحفظات اور ذمہ داریوں سے ہم آہنگ کرتی ہے۔
 - شہریت کا حق ایک فرد کو اپنے ملک میں رہنے، کام کرنے، ووٹ ڈالنے، اور ملک کی ترقی میں حصہ لینے کا موقع فراہم کرتا ہے۔
 - اس حق کا مقصد یہ ہے کہ ہر فرد کو کسی ملک میں قانونی حیثیت حاصل ہو اور وہ ملک کی شہری آزادیوں اور فوائد سے فائدہ اٹھا سکے۔

²³ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، انسان کے بنیادی حقوق، مکتبہ اسلامیہ، لاہور، 2020، ص 120

• شہریت کا حق ایک اہم حق ہے کیونکہ اس کے بغیر فرد کو ملک میں دیگر شہری حقوق اور تحفظات حاصل نہیں ہوتے۔

• عالمی انسانی حقوق کے قانون کے تحت، ہر فرد کو اپنی شہریت کا انتخاب کرنے کا حق حاصل ہے، اور اسے کسی ملک سے غیر قانونی طور پر محروم نہیں کیا جاسکتا۔

2. انتخابات میں حصہ لینے کا حق (Right to Vote)

انتخابات میں حصہ لینے کا حق ہر شہری کو اپنے ملک کی سیاسی زندگی میں حصہ لینے کا حق دیتا ہے، اور اسے اپنے ووٹ کے ذریعے حکومت کی تشکیل میں اثر انداز ہونے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

تفصیل:

• انتخابی حق ایک فرد کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے منتخب نمائندوں کو چننے کے عمل میں شریک ہو۔

• اس حق کے ذریعے شہری حکومت کی تشکیل میں براہ راست حصہ لیتے ہیں اور اپنے ملک کی پالیسیوں اور حکومتی فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

• انتخابات میں حصہ لینے کا حق جمہوریت کا بنیادی حصہ ہے اور یہ ایک فرد کی سیاسی آزادی کو تسلیم کرتا ہے۔

• یہ حق یہ بھی یقینی بناتا ہے کہ حکومت عوام کی مرضی کے مطابق کام کرے، کیونکہ منتخب نمائندے عوام کے ووٹوں سے آتے ہیں۔

• عالمی سطح پر اس حق کا تحفظ کیا گیا ہے، اور یہ اکثر کسی ملک کے آئین یا قوانین میں وضاحت سے درج ہوتا ہے۔

3. ملکی وسائل میں حصہ داری کا حق (Right to Participate in National Resources)

ملکی وسائل میں حصہ داری کا حق ہر شہری کو اپنے ملک کے قدرتی، اقتصادی اور ثقافتی وسائل میں حصہ لینے کا حق دیتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تمام شہریوں کو مساوی مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ وہ اپنے ملک کے وسائل سے فائدہ اٹھا سکیں۔

تفصیل:

• اس حق کا مقصد ہر شہری کو اپنے ملک کے وسائل جیسے کہ قدرتی وسائل (زمین، پانی، معدنیات وغیرہ)، معاشی ترقی کے مواقع، اور ثقافتی ورثے تک مساوی رسائی فراہم کرنا ہے۔

• یہ حق اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ قومی وسائل کو کسی خاص طبقے یا گروہ تک محدود نہیں رکھا جائے بلکہ تمام شہریوں کو ان وسائل سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔

• اس کا اطلاق ملکی ترقیاتی منصوبوں میں، تعلیمی، صحت، اور دیگر اہم شعبوں میں برابری کے مواقع فراہم کرنے کے طور پر بھی ہوتا ہے۔

• جب کسی ملک میں وسائل کا استعمال ہوتا ہے، تو اس کے شہریوں کو ان کے وسائل سے مناسب حصہ ملنا چاہیے تاکہ وہ ملک کی ترقی میں اپنی فعال شرکت کو یقینی بناسکیں۔

قومی حقوق فرد کو اپنے ملک میں شہری کے طور پر مکمل طور پر تسلیم کرتے ہیں اور اس کی قومی زندگی میں حصہ داری کو یقینی بناتے ہیں۔ یہ حقوق جمہوریت کے بنیادی اصولوں کے تحت ہیں اور ہر فرد کو اپنے حقوق کا فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتے ہیں، چاہے وہ شہریت کا حق ہو، انتخابات میں حصہ لینے کا حق ہو یا ملکی وسائل میں حصہ داری کا حق۔ ان حقوق کا مقصد یہ ہے کہ ہر فرد کو اپنے ملک کے شہری حقوق کا مکمل فائدہ حاصل ہو تاکہ وہ اپنے معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کے عمل میں حصہ لے سکے۔

انسداد تشدد کے حقوق انسانوں کو جسمانی، ذہنی، یا کسی بھی قسم کے غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک سے بچانے کے لیے مخصوص ہیں۔ یہ حقوق عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں اور ان کا مقصد انسانوں کی فلاح و بہبود اور کرامت کی حفاظت کرنا ہے۔

1. تشدد سے تحفظ (Protection from Torture)

تشدد سے تحفظ کا حق فرد کو جسمانی اور ذہنی تشدد سے بچانے کے لیے ضروری ہے، چاہے وہ کسی بھی صورت میں ہو، بشمول حکومت، حکومتی اداروں یا کسی اور کے ذریعے۔ یہ حق بنیادی طور پر انسان کی جسمانی کرامت اور آزادی کے تحفظ کے لیے تسلیم کیا گیا ہے۔

تفصیل:

- تشدد کسی بھی فرد کو اس کی جسمانی یا ذہنی حالت کو برباد کرنے، اسے درد یا ذیت پہنچانے کے مقصد سے کیا جاتا ہے۔ عالمی انسانی حقوق کے قوانین کے تحت، کسی بھی فرد کو تشدد کا نشانہ بنانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔
- تشدد میں جسمانی اذیت، ذہنی دباؤ، جنسی تشدد یا کسی بھی قسم کی زیادتی شامل ہو سکتی ہے جو کسی انسان کی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتی ہو۔
- یہ حق عالمی معاہدوں جیسے کہ "اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کا عالمی منشور (Universal Declaration of Human Rights)" اور "کینینون و جنرل کنونشن کے پروٹوکول (Convention Against Torture)" میں تسلیم کیا گیا ہے۔
- ان معاہدوں کے تحت ریاستوں کو اپنے شہریوں کو تشدد سے بچانے کے لیے قانونی اور انتظامی اقدامات اٹھانے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔
- مثال کے طور پر، اگر کسی شخص کو قید میں رکھا گیا ہے تو اسے جسمانی یا ذہنی تشدد کا سامنا نہیں کرنا چاہیے، اور اسے کسی بھی ایسے سلوک سے محفوظ رکھا جانا چاہیے جو اس کی عزت نفس یا کرامت کو نقصان پہنچا سکے۔

2. غیر انسانی سلوک سے تحفظ (Protection from Inhuman or Degrading Treatment)

غیر انسانی یا توہین آمیز سلوک سے تحفظ کا حق فرد کو کسی بھی قسم کے غیر انسانی، توہین آمیز یا ذلت آمیز سلوک سے بچانے کے لیے ہے۔ یہ حق نہ صرف جسمانی تشدد سے بچاتا ہے بلکہ ذہنی اور جذباتی اذیت سے بھی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

- غیر انسانی سلوک وہ سلوک ہے جو کسی انسان کو بیڑتی یا ذلت کا شکار بناتا ہے، جیسے کہ غیر مناسب حرارت، جسمانی اذیت، یا غیر مہذب طریقے سے پیش آنا۔
 - توہین آمیز سلوک کا مقصد کسی کی عزت نفس یا انسانیت کو پامال کرنا ہوتا ہے، جیسے کہ کسی فرد کو بے عزتی کا سامنا کرانا، ذلت آمیز حالات میں رکھنا یا اسے ناپاک سمجھنا۔
 - اس حق کا مقصد یہ ہے کہ ہر فرد کو اس کی انسانیت کے مطابق سلوک کیا جائے اور اس کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آیا جائے۔
 - یہ حق عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے، خاص طور پر "اقوام متحدہ کے تشدد کے خلاف کنونشن (Convention Against Torture) اور "انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ" میں۔
 - اس حقوق کی بنیاد پر کسی فرد کو جسمانی یا ذہنی اذیت پہنچانا، جیسے کہ عقوبت خانوں میں تشویش کا سامنا، قید میں غیر انسانی سلوک یا جسمانی اور ذہنی اذیت کا سامنا کرنا غیر قانونی اور ممنوع ہے
- اسناد تشدد کے حقوق فرد کی جسمانی اور ذہنی حفاظت کو یقینی بناتے ہیں۔ یہ حقوق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ہر انسان کو ایک محفوظ اور معزز زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے، جہاں وہ کسی قسم کے ظلم یا توہین سے بچا رہے۔ عالمی سطح پر ان حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے اور تمام ریاستوں کو اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو تشدد، غیر انسانی سلوک اور توہین آمیز سلوک سے بچائیں۔²⁴

²⁴ مفتی، عبید الرحمن، انسانی حقوق فقہ اسلامی کی روشنی میں، ناشر: مکتبہ دارالتقویٰ، مردان، 2018، ص 198

Mufti, Ubaid-ur-Rahman. Human Rights in the Light of Islamic Jurisprudence. Mardan: Maktabah Dar al-Taqla, 2018, p. 198.

خلاصہ

انسانی حقوق کے تصور کی فکری بنیادوں، علمی تعریفات اور عملی اقسام کا بین الاقوامی اور اسلامی تناظر میں جائزہ پیش کرتا ہے۔ انسانی حقوق کا تصور اگرچہ جدید اصطلاحات میں سترہویں اور اٹھارہویں صدی کی مغربی فکر سے وابستہ ہے، تاہم اس کی جڑیں انسانی فطرت، الہامی تعلیمات اور معاشرتی ارتقاء میں پیوست ہیں۔ مغربی مفکرین جیسے جان لاک، روسو، اور تھامس ہابز نے ان حقوق کو عقل و معاہدہ عمرانی کی بنیاد پر استوار کیا، جب کہ اسلامی فکر میں انسانی حقوق قرآن، سنت اور سیرت نبویؐ کی روشنی میں ایک الہی عطیہ اور فطری حق کے طور پر تسلیم کیے گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے عالمی منشور انسانی حقوق (1948ء) اور اسلامی اعلامیہ برائے انسانی حقوق (قاہرہ، 1990ء) کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے تاکہ یہ واضح کیا جاسکے کہ مغربی اور اسلامی نقطہ نظر میں بنیادی فکری و تہذیبی فرق موجود ہے۔ نیز انسانی حقوق کی اقسام جیسے: شہری، سیاسی، سماجی، معاشی، اور مذہبی حقوق کو دونوں تناظرات میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ مطالعہ نہ صرف انسانی حقوق کی جامع تفہیم میں مدد دیتا ہے بلکہ بین الاقوامی اور اسلامی نظام فکر کے مابین مکالمہ اور ہم آہنگی کے لیے ایک معتدل اور علمی بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔

مصادر و مراجع

1. رازی، فخر الدین محمد بن عمر بن الحسن۔ التفسیر الکبیر، جلد اول، ص 23۔ لاہور: مکتبہ علوم اسلامیہ، 2012
2. اصفہانی، راغب حسین۔ مفردات القرآن، جلد اول، ص 274۔ لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2012
3. ابن منظور، محمد بن مکرم۔ لسان العرب، ص 128۔ لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 2014
4. وہبہ زہیلی، ڈاکٹر۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ، ص 98۔ لاہور: دار اشاعت، اردو بازار، 2018
5. اسمہودی، عبدالرازق۔ مصادر الحق فی الفقہ الاسلامی، ص 231۔ بیروت: دار الکتب، 2007
6. قادری، محمد طاہر۔ اسلام میں انسانی حقوق کا بنیادی تصور، ص 65۔ لاہور: منہاج پبلیکیشنز، 2022
7. قادری، محمد طاہر۔ اسلام میں انسانی حقوق، ص 66۔ لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2022
8. عمری، سید جلال الدین۔ اسلام انسانی حقوق کا پاسان، ص 80۔ لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 2016
9. حافظ، راشد علی محمدی۔ حقوق انسانیت اسلام کی نظر میں، ص 99۔ لاہور: مکتبہ قادریہ، 2010
10. ابوعمار زاہد الراشدی۔ اسلام اور انسانی حقوق اقوام متحدہ کے عالمی منشور کے تناظر میں، ص 141۔
گوجرانوالہ: الشریعہ اکیڈمی، 2017
11. عمری، سید جلال الدین۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق، ص 90۔ لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 2016
12. عمری، سید جلال الدین۔ اسلام میں خدمت خلق کا تصور، ص 28۔ کراچی: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، 2009
13. خواجہ، عبدالمتنقم۔ انسانی حقوق، ص 27۔ لاہور: اکبر بک سیلر، 2009
14. مودودی، سید ابوالاعلیٰ۔ انسان کے بنیادی حقوق، ص 120۔ لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2020
15. مفتی، عبید الرحمن۔ انسانی حقوق: فقہ اسلامی کی روشنی میں، ص 198۔ مردان: مکتبہ دارالتقویٰ، 2018

Bibliography

1. Al-Hussain, Al-Raghib. Mufradat al-Qur'an, Vol. 1, p. 274. Lahore: Zia-ul-Qur'an Publications, 2012.
2. Al-Razi, Fakhr al-Din Muhammad ibn Umar. Al-Tafsir al-Kabir, Vol. 1, p. 23. Lahore: Maktabah Uloom-e-Islamia, 2012.
3. Ibn Manzur, Muhammad ibn Makram. Lisan al-'Arab, p. 128. Lahore: Maktabah Rehmaniyyah, 2014.
4. Al-Zuhayli, Wahbah. Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu, p. 98. Lahore: Dar-e-Isha'at, Urdu Bazar, 2018.
5. Al-Samhudi, Abd al-Razzaq. Masadir al-Haqq fi al-Fiqh al-Islami, p. 231. Beirut: Dar al-Kutub.
6. Qadri, Muhammad Tahir. The Fundamental Concept of Human Rights in Islam, p. 65. Lahore: Minhaj Publications, 2022.
7. Qadri, Muhammad Tahir. The Fundamental Concept of Human Rights in Islam, p. 66. Lahore: Minhaj Publications, 2022.
8. Umri, Syed Jalaluddin. Islam: Protector of Human Rights, p. 80. Lahore: Islamic Publications, 2016.
9. Hafiz, Rashid Ali Muhammadi. Human Rights from the Perspective of Islam, p. 99. Lahore: Maktabah Qadriya, 2010.
10. Abu Ammar Zahid al-Rashdi. Islam and Human Rights in the Context of the United Nations Universal Declaration, p. 141. Gujranwala: Al-Shariah Academy, 2017.
11. Umri, Syed Jalaluddin. Women's Rights in Islam, p. 90. Lahore: Islamic Publications, 2016.
12. Umri, Syed Jalaluddin. The Concept of Public Service in Islam, p. 28. Karachi: Islamic Research Academy, 2009.
13. Khawaja, Abdul Muntaqim. Human Rights, p. 27. Lahore: Akbar Book Seller, 2009.
14. Mawdudi, Syed Abu Ala. Fundamental Rights of Man, p. 120. Lahore: Maktabah Islamiya, 2020.
15. Mufti, Ubaid-ur-Rahman. Human Rights in the Light of Islamic Jurisprudence, p. 198. Mardan: Maktabah Dar al-Taqwa, 2018.